عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۱۴ تا ۲۰ رصفر ۱۴۳۳ھ مطابق ۸ تا ۱۵ رجنوری ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۲

بھائی واصف منظور کی رحلت

ڈاکٹر عبدالسلام
تصویر کا دوسرا رُخ

جامعیت عقیدۂ توحید

مرزا قادیانی کے 30 جھوٹ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

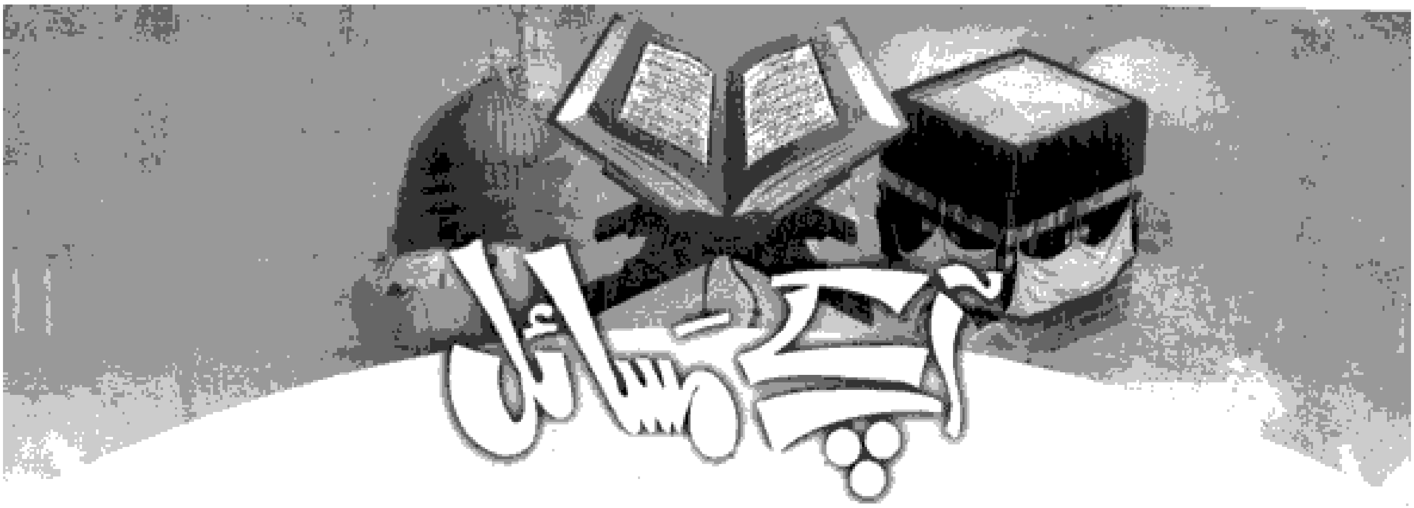

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

حق وراثت

عرفان عباسی' کراچی

س:...... وراثت کے حوالے سے ایک مسئلہ کا حل درکار ہے' جب میرے والد مرحوم کا انتقال ہوا تو میں اور میری سگی بہن کے علاوہ میری سوتیلی والدہ اور ان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات تھیں' ابھی حال ہی میں جبکہ والد مرحوم کی ایک جائیداد فروخت کی گئی ہے تو میں اور میری مرحومہ سگی بہن کے شوہر دو بیٹے اور ایک بیٹی اور میری مرحومہ سوتیلی والدہ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں حیات ہیں' ارشاد فرمائیں کہ جائیداد کی رقم کی تقسیم کس حساب سے ہوگی؟ امید ہے کہ مشکور فرمائیں گے۔

ج:...... آپ کے والد ماجد کی کل جائیداد میں سے آٹھواں حصہ آپ کی سوتیلی والدہ اور مرحوم کی بیوہ کو ملے گا اور باقی میں سے ہر بیٹے کو دوہرا اور بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا' گویا والد کی جائیداد کے ۸۰ حصے ہوں گے' تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہوگا:

۸۰ حصے:

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا
۱۰	۱۴	۱۴	۱۴
بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
۷	۷	۷	۷

گواہوں کے بغیر نکاح

ایکس'وائی زیڈ' کراچی

س:...... ایک شخص نے بغیر گواہ اور وکیل کے نکاح کرلیا' انہوں نے قرآن اور اللہ کو سامنے رکھ کر یہ نکاح کیا' جبکہ ان کا کہنا ہے کہ نکاح کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی گواہ یا وکیل ہو اور اللہ اور قرآن ہی سب سے بڑا گواہ اور وکیل ہے' سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح درست ہے؟

ج:...... اگر زوجین یعنی میاں بیوی مجلس نکاح میں موجود ہوں تو وکیل کی ضرورت تو نہیں البتہ نکاح کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ اگر کسی نے گواہوں کے بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا' قرآن کو گواہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا نکاح ہوگیا ہے وہ زنا کاری کے مرتکب ہوں گے۔

رسم ورواج کی جکڑ بندیاں

علی احمد' بلوچستان

س:...... میں سرکاری ملازمت کرتا ہوں لیکن اب تک میری شادی نہیں ہوئی' اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے جہیز سے نفرت ہے جبکہ ہمارے علاقے میں لڑکے والے جہیز دیتے ہیں' جو تقریباً ایک لاکھ تک ہوتا ہے' جبکہ میری مالی حالت درست نہیں ہے' اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... شریعت نے نکاح کو آسان بنایا تھا اور زنا کو مشکل' مگر افسوس کہ اب لوگوں نے رسم ورواج کی جکڑ بندیوں میں اپنے آپ کو جکڑ کر نکاح کو مشکل بنادیا ہے۔ آپ کسی دوسری برادری میں نکاح کرلیں اور مناسب حق مہر کا انتظام کرلیں اور اپنی پاکیزہ زندگی گزاریں' دیکھا جائے تو موجودہ دور میں اکثر و بیشتر بے راہ رویوں اور زنا کاریوں کا سبب یہی رسم و رواج ہے' کیونکہ جب کسی کے پاس اتنی رقم نہ ہوگی تو وہ نکاح کے بجائے غلط کاری کی راہ اختیار کرے گا۔

تلاوت قرآن کا ایصال ثواب

سیّد ارشاد حسین' کراچی

س:...... کیا فوت شدہ لوگوں کے بخشنے کے لئے تلاوت قرآن کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثواب بخشوانے کے لئے تلاوت کرنا کیسا ہے؟

ج:...... جی ہاں مرحومین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب بخشا اور ہدیہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆..........☆☆

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ — ۱۴تا۲۰رصفرالمظفر ۱۴۳۳ھ مطابق ۸تا۱۵/جنوری ۲۰۱۲ء — شمارہ:۲

اس شمارے میں!

علمائے کرام کا قتل عام کیوں؟	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
جامعیت عقیدۂ توحید	۷	مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
کیا قائد اعظم اقتدار کے حریص تھے.....	۱۱	مولانا محمد زاہد مدظلہ
ماہ صفر... فاسد خیالات ورسومات	۱۳	مولانا شفیق الرحمن جالپوری
ڈاکٹر عبدالسلام.... تصویر کا دوسرا رخ	۱۵	محمد متین خالد
مرزا قادیانی کے تین جھوٹ	۲۰	حافظ زبیر علی زئی
الحاج بھائی واصف منظور کی رحلت	۲۳	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ
اعلیٰ عدالتوں کے تاریخ ساز فیصلے (۳)	۲۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دُنیا کا غم اور اس کی محبت

۱:... "حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيْرٍ أَبِيْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوْشِكُ اللهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ." (ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو فقر و فاقہ پیش آئے پھر وہ اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تو اس کا فاقہ دُور نہیں ہوگا، اور جس شخص کو فاقہ پیش آئے اور وہ اسے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرے تو حق تعالیٰ شانہٗ ضرور اس کو رزق عطا فرمائیں گے، خواہ جلدی، خواہ کچھ دیر میں۔"

۲:... "حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: جَآءَ مُعَاوِيَةُ إِلٰى أَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهٗ، فَقَالَ: يَا خَالُ! مَا يُبْكِيْكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كُلٌّ لَا! وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهٖ، قَالَ: "إِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ" وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ. وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى أَبِيْ هَاشِمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ. وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ." (ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ:... "حضرت ابو وائل تابعیؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، حضرت معاویہؓ نے عرض کیا کہ: ماموں جان! آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تکلیف بے چین کر رہی ہے، یا دُنیا میں رہنے کی خواہش؟ فرمایا: ان میں سے کوئی بات بھی نہیں! اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی جسے میں نبھا نہیں سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: "تیرے لئے بس اتنی دُنیا کافی ہے کہ تیرے پاس خدمت کے لئے آدمی ہو، اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری ہو" لیکن میں آج دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اس سے زائد مال جمع کر رکھا ہے۔"

۳:... "حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نَا وَكِيْعٌ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ." (ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین حاصل نہ کیجیو، ورنہ دُنیا میں تمہارا جی لگنے لگے گا۔"

ان احادیث طیبہ سے دُنیا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذوق واضح ہو جاتا ہے، اور اس سے اپنی حالت کا موازنہ کرکے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم دُنیا کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس ذوق سے کس قدر محروم ہو رہے ہیں؟ اگر حق تعالیٰ شانہٗ آخرت کا صحیح یقین اور حقیقتِ دُنیا کی صحیح پہچان نصیب فرما دیں تو واقعہ یہ ہے کہ ہماری زندگی کا نقشہ ہی بدل جائے، اور مال و دولت، صحت و عمر اور قوت و طاقت کا جو خزانہ دُنیا سمیٹنے پر ضائع کر رہے ہیں اس کا رُخ آخرت کا گھر بنانے کی طرف پھر جائے۔

پہلی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا اُصول ارشاد فرمایا جو ایک طرف انسانی نفسیات کی گرہ کشائی کرتا ہے اور دُوسری طرف آدمی کے فقر و فاقہ کا صحیح حل پیش کرتا ہے۔ انسان کی عام عادت یہ ہے کہ جب وہ فقر و فاقہ اور تنگ دستی کا شکار ہوتا ہے تو لوگوں کے سامنے اس کی شکایت کرتا ہے، کچھ لوگ اَز راہِ ہمدردی اس کی مدد بھی کر دیتے ہیں، لیکن اس سے اس کے فقر و فاقہ کا مداوا نہیں ہوتا، بلکہ حرص اور لالچ کی آگ مزید بھڑک اُٹھتی ہے، اور ایسے شخص کو کبھی سیرچشمی نصیب نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اگر تنگ دستی اور فقر و فاقہ پر آدمی صبر کرے اور صرف حق تعالیٰ شانہٗ سے التجا کرے تو حق تعالیٰ اس کو اطمینان و سکون اور سیرچشمی کی دولت بھی عطا کرتے ہیں، اور اکثر تنگ دستی کے بجائے کشائش سے بھی نواز دیتے ہیں۔ ☆☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

علمائے کرام کا قتل عام کیوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ملک دشمنوں نے کراچی شہر کو ایک بار پھر خون شہیداں سے رنگین کرنے کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ یکم محرم الحرام ۱۴۳۳ھ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامع مسجد باب الرحمت کی پارکنگ میں موجود گاڑیوں، موٹر سائیکلوں اور رکشہ کو جلایا گیا، مسجد میں موجود مجلس ذکر کے شرکاء، نمازیوں، دفتر کے عملہ، رہائشی مکانات میں رہائش پذیر خواتین اور بچوں کو قتل کرنے اور مسجد و دفتر کو جلانے کی کوشش کی گئی۔

۲۵/محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بروز بدھ کو جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کے طلباء پر حملہ کیا گیا، جس سے ایک طالب علم احمد قمر شہید اور پانچ طلبا کو شدید زخمی کیا گیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق احمد قمر شہیدؒ کے ناک، کان، سر، ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے، اس کی آنکھیں نکالی گئیں اور اسے ذبح کرکے لاش کو گلی میں پھینک دیا گیا۔ احمد قمر شہیدؒ جامعہ فاروقیہ میں گزشتہ چار سال سے زیر تعلیم تھا اور اس وقت شعبہ کتب کے درجہ رابعہ معہد کا طالب علم تھا۔

۳۰/محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بروز پیر محمدی مسجد کے خطیب اور مدرسہ ضیاء العلوم کے مہتمم مولانا خالد اقبال کو صبح کی نماز پڑھانے کے لئے گھر سے مسجد کی طرف جاتے ہوئے دہشت گردوں نے شہید کردیا۔

یکم صفر المظفر ۱۴۳۳ھ بروز منگل فردوس کالونی کراچی میں لال مسجد و مدرسے کے خطیب و مہتمم اور جامعہ بنوریہ کے استاذ، مفتی عبدالصمد سومروؒ عشاء کی نماز پڑھانے گھر سے مسجد کی طرف جارہے تھے کہ مسجد کے سامنے موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے انہیں شہید کردیا۔

دینی اداروں پر حملوں، میڈیا پر انہیں بدنام کرنے اور علمائے کرام کے مسلسل قتل کے واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ملک و قوم اور دین دشمنوں نے یہ طے کرلیا ہے کہ کراچی کو ایک بار پھر قتل و غارت، فتنہ و فساد، ظلم و تشدد اور فرقہ وارانہ فسادات کی بھٹی میں جھونکا جائے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ انتظامیہ نے ان تمام واقعات میں ملوث افراد کو عوام کے سامنے ابھی تک بے نقاب نہیں کیا، بلکہ بعض واقعات انتظامیہ کے ذمہ دار افراد کی موجودگی میں ہوئے، لیکن ان ''با اختیار افسران'' نے ان واقعات کو روکنے کی باضابطہ کوئی کوشش نہیں کی۔

انتظامیہ کے اس طرز عمل کو دیکھتے ہوئے عوام بے چینی اور اضطرابی کیفیت کی بنا پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ان واقعات کے پیچھے کوئی خفیہ ہاتھ کارفرما ہے جو اپنے مقاصد اور اہداف کے حصول کے کوشش کررہا ہے اور انتظامیہ میں چھپے افراد ان کی مدد کررہے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ حالات کشیدہ ہونے کے باوجود انتظامیہ نے اس کے سدباب کے لئے کوئی عملی مظاہرہ نہیں کیا، بلکہ یہ سب کچھ انہیں کی موجودگی میں ہوا اور وہ پھر بھی حالات کو کنٹرول کرنے میں بے بس نظر آئے؟

علمائے کرام کی انتظامیہ اور میڈیا کے بارے میں ان واقعات کے تناظر میں کیا سوچ ہے اور انتظامیہ سے کیا مطالبہ کررہے ہیں؟ اس کے لئے یہ پریس

کانفرنس ملاحظہ فرمائیں:

’’کراچی (اسٹاف رپورٹر) انتظامیہ کی بے حسی اور ایک مخصوص گروہ کی مسلسل شرانگیزی ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کررہی ہے کہ ہماری امن پسندی کو کمزوری سمجھا جارہا ہے، جامعہ فاروقیہ کے نہتے طلبا پر حملے میں نامزد ملزمان کو فوری گرفتار کرکے قرار واقعی سزا نہ دی گئی تو مذہبی طبقہ براہ راست اقدام اور احتجاج پر مجبور ہوگا، جامعہ فاروقیہ کے طلبہ پر یکطرفہ حملہ ہوا ہے، کوئی مذہبی تصادم نہیں، بدقسمتی سے میڈیا نے جامعہ کے طلبا پر ہونے والے حملے کو دو گروہوں میں تصادم قرار دیا۔ طالب علم حافظ احمد قمر کو انتہائی بے دردی کے ساتھ تشدد کرکے نہ صرف شہید کردیا گیا بلکہ ان کی ناک، کان کاٹے گئے اور آنکھیں نکالی گئیں، لاش کی بے حرمتی ہوئی، واقعے کی عدالتی تحقیقات کروائی جائیں اور حسینی مشن کے جامعہ فاروقیہ روڈ کے دروازے کو بند کردیا جائے جو ہمیشہ فساد کی جڑ بنا ہے۔ ان خیالات کا اظہار علماء ایکشن کمیٹی کے رہنما اور جامعہ فاروقیہ کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا عبیداللہ خالد اور جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان نے کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر دارالعلوم کراچی کے مولانا راحت علی ہاشمی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے قاری اقبال، جامعہ بنوریہ کے مفتی محمد نعیم، جمعیت علماء اسلام (س) کے مفتی عثمان یار خان، جامعۃ الرشید کے مولانا الطاف الرحمن، جامعہ اشرف المدارس کے مولانا محمد ابراہیم، اہلسنت والجماعت کے رہنما مولانا اورنگزیب فاروقی، قاری محمد یاسین، قاری اللہ داد اور دیگر بھی موجود تھے۔ جامعہ فاروقیہ کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا عبیداللہ خالد نے کہا کہ ۲۱/دسمبر ۲۵/محرم الحرام کو جامعہ فاروقیہ کے نہتے طلبا پر یکطرفہ طور پر حملہ کیا گیا، لیکن بدقسمتی سے میڈیا نے اسے دو مذہبی گروہوں کا تصادم قرار دیا، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۰۴ء میں جامعہ فاروقیہ اور حسینی مشن ٹرسٹ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا جس پر ۲۵/محرم تک عمل درآمد رہا، لیکن ۲۵/محرم کو جامعہ کے نہتے طلبا پر تشدد کیا گیا جس کے نتیجے میں ۵ طلبا شدید زخمی ہوئے اور ایک طالب علم حافظ احمد قمر کو اغوا کرکے شدید تشدد کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا، بعد ازاں ان کی لاش کی اس حد تک بے حرمتی کی گئی کہ ناک، کان کاٹے گئے، آنکھیں نکالی گئیں، ہڈیاں توڑ دی گئیں اور جسم کا کوئی بھی حصہ زخموں سے محفوظ نہیں تھا۔ مولانا عبیداللہ خالد نے کہا کہ جامع مسجد باب الرحمت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز پر حملے میں ملوث عناصر کو گرفتار کرکے سزا دی جاتی تو آج یہ نوبت نہ آتی۔ انتظامیہ کی روایتی بے حسی اور ایک گروہ کی مسلسل شرانگیز کارروائی ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کررہی ہے کہ ہماری پرامن جدوجہد اور بھائی چارے کو کمزوری سمجھا جارہا ہے جس کے باعث پے در پے ایسے خونریز واقعات رونما ہورہے ہیں۔ پہلے ہمارے اساتذہ اور علماء کو بھی شہید کیا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایف آئی آر میں نامزد تمام ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور اس واقعے کی عدالتی تحقیقات کروائی جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ اس کے اسباب کیا ہیں؟ ورنہ ہم بھرپور احتجاج کرنے پر مجبور ہوں گے اور ہمارے ان مطالبات کو تسلیم نہیں کیا گیا تو اپنے دفاع اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے قانون ہاتھ میں لینے پر مجبور ہوجائیں گے، کیونکہ ہمارے ساتھ مسلسل زیادتی ہورہی ہے۔ انہوں نے میڈیا کے رویے پر بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میڈیا نے بھی اس واقعے کے حوالے سے مناسب کوریج نہیں کی۔ یکطرفہ طور پر ہونے والے حملے کو دو گروہوں کا تصادم قرار دیا، جو غلط ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شہید ہونے والے حافظ احمد قمر کو پہلے اغوا کیا گیا، لیکن اسے رینجرز نے بکتر بند گاڑی میں بٹھایا، آخر بکتر بند گاڑی سے اسے کس نے اتارا اور کس طرح شہید کیا گیا؟ اس موقع پر جے یو آئی کے قاری محمد عثمان نے کہا کہ ہم مسلسل امن پسندی اور بھائی چارے کو فروغ دے رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے اس کو کمزوری سمجھا جارہا ہے، جس کی ہم مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ملزمان کے خلاف کارروائی کرے بصورت دیگر علماء ایکشن کمیٹی کے تحت ہم جلد آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے جواب صرف یوم احتجاج پر نہیں بلکہ یوم مزاحمت پر مشتمل ہوگا.....‘‘ (روزنامہ اسلام کراچی ۲۲/دسمبر ۲۰۱۱ء)

ہم گورنر سندھ، وزیر اعلیٰ سندھ، چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ اور دیگر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ علمائے کرام کے قتل کے ان واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروائیں اور فرقہ وارانہ فسادات کی سازش کے مرتکب افراد کو بے نقاب اور علماء وطلبا پر حملوں میں ملوث عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

جامعیت عقیدۂ توحید

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
ضبط و ترتیب: مفتی محمد ظفر اقبال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہماری اس جماعت میں جس کو آپ ختم نبوت کرتے ہیں علماء، ذی استعداد، ذی صلاحیت لوگ موجود ہیں، فضائل و مسائل اور وظائف یاد کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ سارے موجود ہیں اور وقتاً فوقتاً آپ حضرات کے لئے ایسے مواقع مہیا کرتے ہیں جس سے آپ کے علم میں اضافہ کرتے ہیں، آپ کا شوق بڑھاتے ہیں اور ابھارتے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور یہ فضائل و مسائل اور وظائف مختلف اوقات میں ہو چکے ہیں اور ہوتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

میرے جیسے ضعیف، کمزور اور بوڑھے شخص کو آپ کے درمیان میں بٹھا دیا جاتا ہے تو نہ فضائل کے بیان کی طرف طبیعت چلتی ہے اور نہ مسائل نے بیان کی طرف طبیعت چلتی ہے، بس یوں کہہ لیجئے کہ درو دل کی کچھ آہیں زبان سے نکل جاتی ہیں اور آپ حضرات کو سنا دیتا ہوں، اللہ مجھے اچھی بات کہنے کی توفیق دے، چونکہ واعظ تو میں نہیں ہوں، درس گاہی آدمی ہوں، پڑھنا پڑھانا شغل ہے، اس لئے میری گفتگو کا انداز زیادہ تر درس گاہی ہوتا ہے، اس لئے توجہ رکھیں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے کوئی نہ کوئی بات کام کی ہاتھ آ ہی جائے گی۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں:

صحیح البخاری کتاب الایمان کی یہ پہلی روایت ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے، ذرا سی لفظی اختلاف کے ساتھ کیونکہ مسلم شریف میں یہ روایت ہے تو وہاں صوم کا ذکر پہلے ہے اور حج کا بعد میں ہے اور صحیح بخاری میں یہ روایت ہے تو وہاں حج کا لفظ پہلے ہے صوم کا بعد میں ہے، لیکن شارحین اس موقع پر ترجیح مسلم کی روایت کو دیتے ہیں کہ صوم کا ذکر پہلے ہے اور حج کا بعد میں ہے، حاصل اس روایت کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، بہت مرتبہ آپ نے سنا اور سنتے رہتے ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو آپ صرف مجھ سے سن رہے ہیں۔

پانچ چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں، ان میں سے پہلی ہے شہادت توحید و رسالت: "شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله" اور دوسری ہے "اقامت صلوة" نماز کو قائم کرنا اور تیسری ہے "ایتاء الزکوة" زکوة کا ادا کرنا اور چوتھی ہے "صوم" رمضان کے روزے اور پانچواں ہے "حج بیت" بیت اللہ کا حج۔

شہادت کا مفہوم:

اس میں جو پہلی بات ہے اس کی حیثیت اس طرح ہے جس طرح درخت میں جڑ کی ہوتی ہے، کیونکہ دوسری روایت جو امام بخاریؒ نے نقل کی ہے اس میں ایمان کو ایک شجرہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے تو پہلی بات جس میں شہادت کا مطالبہ کیا گیا ہے، شہادت کا معنی زبان سے گواہی دینا تو اصل ہے: "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس لئے ذکر اذکار میں "لا الٰہ الا اللہ" آتا ہے، "اشہد ان لا الٰہ الا اللہ" یہ ذکر میں نہیں آتا تو اصل "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے اور اشہد کا معنی ہے کہ اس جزو کے صحیح ہونے پر میں گواہ ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بات اپنی جگہ درست ہے، صحیح ہے میں اس کو تسلیم کرتا ہوں، شہادت کا یہ مفہوم ہے۔

بے خدا تہذیب:

اب "لا الٰہ الا اللہ" جو پہلا جزو ہے یہ بنیاد ہے اس کائنات کے نظم کی، یہ دنیا خیر اور شر کا مجموعہ ہے، اس لئے اس وقت اس دنیا میں جو لوگ موجود ہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت نوح علیہ السلام تک تو دینی اعتبار سے کوئی اختلاف نہیں تھا پھر نوح علیہ السلام کے بعد اختلافات شروع ہوئے توحید اور شرک کے، ان کا آپ کے سامنے اجمالاً ذکر آ جائے گا، اس وقت اللہ کی مخلوق جو اس زمین پر موجود ہے جن کو ہم انسان کہتے ہیں ان میں ایک بہت بڑی جماعت ایسی ہے جو صرف "لا الٰہ" پر رک گئی، آگے نہیں بڑھے، وہ کہتے ہیں کہ ہے ہی کوئی نہیں "لا الٰہ" کا معنی کوئی بھی نہیں، الٰہ ہے ہی نہیں۔

آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ روس والوں کے نظریات یہی ہیں، وہاں انہی لوگوں کی کثرت ہے، یہ علاقہ سارے کا سارا بے خدا تہذیب والا ہے یہ صرف "لا الٰہ" پر رک گئے، وہ سرے سے خدا کے وجود کے قائل ہی نہیں، آپ سارے پڑھے لکھے حضرات ہیں جس وقت روس میں انقلاب آیا تھا اور یہ بے خدا تہذیب غالب آئی تھی تو روس نے اپنے ملک میں بین الاقوامی ایئرپورٹوں پر بڑے بڑے بورڈ

لگوادیے تھے جس میں یہ لکھا کہ: روس نے اپنے وجود سے اللہ کے تصور کو، خدا کے تصور کو باہر نکال دیا ہے (میں نے تو رسالوں میں پڑھا ہے وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا) روس کے وجود میں خدا کا کوئی تصور نہیں ہے یہ تو رہ گئے ’’لا الٰہ‘‘ پر۔

متعدد الٰہ ماننے والے:

اور پھر کچھ ایسے بھی آئے جو ’’لا الٰہ‘‘ سے آگے بڑھے، وہ کہتے ہیں کہ ہیں تو سہی لیکن دو ہیں، ایک خیر کا خدا ہے ایک شر کا خدا ہے، یہ تھے آتش پرست، مجوسی، انہوں نے ’’لا الٰہ‘‘ سے کچھ آگے قدم بڑھایا تو ایک سے بڑھ کر دو بنادیے، مجوسی تہذیب یہ ہے، ایک گروہ اور اٹھا، وہ کہتے ہیں کہ تین ہیں، درمیان میں کچھ پانچ کہنے والے بھی آئے: ’’لا تــــذرن ودا و لا سواعا و لا یغوث و یعوق و نسرا‘‘ یہ پانچ والے تھے، سورۂ نوح کے اندر ان کا ذکر آئے گا تو دو کہنے والے بھی آئے، تین کہنے والے بھی آئے، پانچ کہنے والے بھی آئے اور کچھ اس سے بھی آگے بڑھے وہ کہتے ہیں کہ بہت سارے ہیں، کتنے ہیں؟ وہ آپ کے پڑوس میں بیٹھے ہیں ہندو، وہ کہتے ہیں: سینکڑوں نہیں، لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں، آپ نے سنا ہوگا کہ ہندوؤں کے دیوتا تینتیس کروڑ ہیں، اس کائنات کا کوئی ذرہ ایسا نہیں جس کی یہ پوجا نہ کرتے ہوں: بندر پوجتے ہیں، درخت پوجتے ہیں، پانی پوجتے ہیں، آگ پوجتے ہیں، پہاڑوں کو سجدہ کرتے ہیں، پتھروں کو کرتے ہیں، پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں۔

اس پڑھی لکھی دنیا میں وہ بھی موجود ہیں اور ان کے ساتھ ہی تعلق تھا اس شہر (مکہ) میں رہنے والوں کا، انہوں نے بھی بہت سارے بنا رکھے تھے، تین سو ساٹھ تو بیت اللہ میں رکھے ہوئے تھے ’’آلھۃ‘‘ کا لفظ قرآن کریم نے ان کے لئے بولا ہے: ’’اجعــل الآلھۃ الھا واحدا‘‘ یہ آلہہ الٰہ کی جمع ہے، انہوں نے بھی بے شمار بنائے ہوئے تھے۔

’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ میں شریک گروہ:

☆ ہمارا نہ ان سے تعلق جو ’’لا الٰہ‘‘ پر اکڑ گئے۔

☆ ہمارا نہ ان سے تعلق ہے جو دو کے قائل ہیں۔

☆ ہمارا نہ ان سے تعلق ہے جو تین کے قائل ہیں۔

☆ ہمارا ان سے بھی کوئی رشتہ نہیں جو پانچ کے قائل ہیں۔

☆ اور ہمارا ان سے بھی کوئی تعلق نہیں جو لا تعداد مانتے ہیں۔

☆ اس لئے ہمارے سامنے جو کلام ہے وہ ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ ایک ہی ہے یہاں تک پہنچتے پہنچتے ہم دنیا کی ان سب قوموں سے کٹ گئے لیکن اس ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ میں ابھی دو گروہ ہمارے اندر شامل ہیں، آدم علیہ السلام سے لے کر موسیٰ علیہ السلام تک جتنے بھی انبیاء علیہم السلام آئے سب نے ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ پڑھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرا جزو آتا گیا: نوح رسول اللہ، ابراہیم خلیل اللہ رسول اللہ، اسماعیل رسول اللہ، اسحاق رسول اللہ، یعقوب نبی اللہ، ساتھ ساتھ یہ جزو آتے رہے، لیکن ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ موجود رہا۔

لیکن اب ان امتوں میں سے کسی امت کا کوئی تذکرہ موجود نہیں ہے، صرف دو جماعتیں موجود ہیں ایک ہیں: ’’لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ‘‘ والے اور ایک ہیں: ’’لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ‘‘ والے، یہ ’’لا الٰہ الا اللہ‘‘ میں تو ہمارے ساتھ شریک ہیں، اگلا جزو جو انہوں نے بڑھایا، اس کے لئے ایک لفظ استعمال کروں گا، اس کی حقیقت پہلے سمجھادوں، ہمارے ہاں بولا جاتا ہے کہ فلاں چیز منسوخ ہوگئی، منسوخ کا لفظ عام طور پر بولتے ہیں۔

منسوخ کا مفہوم:

منسوخ کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ پہلی بات غلط تھی اب صحیح بات آگئی، جب آپ کہیں کہ فلاں بات منسوخ ہوگئی تو اس کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ یہ پہلے بات غلط تھی، اب صحیح بات آگئی ہے۔ منسوخ جو چیز ہوا کرتی ہے اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ جب پاکستان بنا ہے انیس سو سنتالیس میں تو انیس سو چپن تک پاکستان میں جو نوٹ چلا تھا اس کے اوپر مسٹر جناح کی تصویر نہیں تھی صرف چاند ستارہ تھا، یہ انیس سو چھپن میں پاس ہوا ہے میں دورۂ حدیث میں تھا، آخری سال تھا میرا تعلیم کا، ظہر کے بعد مفتی محمودؒ کے پاس مسلم شریف کا سبق ہوتا تھا تو انہوں نے اس دن دفتر میں سبق پڑھایا اور اخبار لئے بیٹھے تھے تو

فتنۂ قادیانیت مسلمانوں کے ایمان کے لئے مہلک ترین ہے: مولانا غلام مصطفی

خوشاب.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے رہنما مولانا غلام مصطفی نے ضلع خوشاب کے لئے نومنتخب مبلغ مولانا محمد اسلم کا جوہر آباد، روڈہ، نور پور تھل کے علاقہ جات میں جماعت کے عہدیداران اور ممبران سے تعاون کروایا۔ اس موقع پر سب حضرات کے سامنے یہ بات رکھی کہ اس وقت عالمی سطح پر مسلمان مختلف فتنوں سے دوچار ہیں۔ ان تمام فتنوں میں سے فتنۂ قادیانیت مسلمان کے لئے ایمانی حوالے سے مہلک ترین ہے، کیونکہ قادیانی چپکے چپکے قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں اور عوام الناس کو گمراہ کرتے ہیں۔ جن سے بالخصوص سادہ لوح دیہاتی لوگ ان کا آسانی سے شکار ہوجاتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دیہاتوں میں بھی ختم نبوت کے عقیدہ کا پرچار ایک تسلسل کے ساتھ ہونا چاہئے۔ یہاں تک کہ یہ مسئلہ ہر عامی آدمی پر روز روشن کی طرح واضح ہوجائے، تمام حضرات نے اس بات کو تہہ دل سے قبول کیا اور قادیانیوں کے خلاف کام کرنے کا عزم کیا۔

جب ہم کلاس میں داخل ہوئے تو افسردہ سے ہوکر فرمانے لگے: ''دیکھو آج یہ قانون بن گیا ہے، اسمبلی سے پاس ہوگیا ہے، آئندہ کے لئے پاکستان کے نوٹ پر مسٹر جناح کی تصویر ہوگی۔'' اس لئے مجھے یاد ہے کہ یہ میرے دورہ والے سال کی بات ہے، اب اس سے پہلے جو نوٹ تھے چاند تارے والے ان کو ہم کہتے ہیں کہ وہ منسوخ ہوگئے، اب جب ہم ان کے لئے منسوخ کا لفظ بولتے ہیں تو اس کا کیا معنی ہے؟ ایک وقت تھا جب سو کا نوٹ جس کے اوپر چاند تارہ تھا وہ اس مالیت کا حامل تھا، مارکیٹ میں چلتا تھا، آپ چاہے اس سے فروٹ خرید لیں، چاہے اس سے سبزی خرید لیں، چاہے گوشت خرید لیں، چاہے کپڑا خرید لیں، آپ کو اس نوٹ کا معاوضہ ملتا تھا، منسوخ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس کی مالیت ختم ہوگئی اب یہ نیا نوٹ چل پڑا ہے، اب آج ایک آدمی انیس سو چھپن سے پہلے والا نوٹ لے آئے اور آپ کے پاس کپڑے کی دکان پر آجائے اور آپ کو کہے کہ اس کو لو، آپ اس کو نہیں لیں گے، وہ کہتا ہے کہ اللہ کی قسم نوٹ صحیح ہے، میں نے نہیں بنایا، حکومت کا بنایا ہوا ہے، نمبر اس پر حکومت کا ہے، دستخط اس پر وزیر خزانہ کے ہیں، میں قرآن سر پر رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ اصلی نوٹ ہے نقلی نہیں ہے، اب ہم اس کو یہ تو نہیں کہیں گے کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے، ہم کہیں گے کہ بھائی بالکل صحیح کہتے ہو، نوٹ بالکل صحیح لیکن اس کی مدت ختم ہوگئی ہے جنہوں نے بنایا تھا انہوں نے کہا ہے کہ اس تاریخ کے بعد اس کی مالیت ختم ہے، نوٹ اصلی ہے لیکن مالیت ختم ہے، اب یہ مارکیٹ میں چلے گا نہیں، یہ کسی بچہ کو کھیلنے کے لئے دے دو یا تاریخ میں محفوظ کرلو۔

ابھی پچھلے دنوں اخبار میں آیا کہ پانچ سو کا بڑے سائز والا نوٹ جو پاکستان میں پہلے چل رہا تھا، یکم نومبر سے منسوخ ہے، یہ تازہ تازہ خبر ہے، اب وہی نوٹ جو یکم نومبر سے پہلے مارکیٹ میں مالیت رکھتا تھا، اب یکم نومبر کے بعد اس کی مالیت ختم ہوگئی ہے، آپ لے کر جائیں گے لیکن کوئی نہیں پوچھے گا تو منسوخ کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اس پر عمل کا حکم ختم ہوگیا، اس بات کا غلط ہونا کوئی ضروری نہیں، بات غلط نہیں ہوا کرتی، بات صحیح ہوا کرتی ہے۔

کلمہ بالکل صحیح لیکن عمل کا وقت ختم ہوگیا:

اب ''لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ'' بالکل سو فیصد صحیح ہے جو نہ مانے کافر ہے، آپ کا بھی ایمان ہے میرا بھی ایمان ہے، آپ بھی مانتے ہیں میں بھی مانتا ہوں، اب اگر کوئی یہودی کہے بتاؤ یہ کلمہ صحیح ہے یا غلط؟ ہم کہیں گے بالکل صحیح ہے، وہ کہے گا صحیح ہے تو پھر تم اس کو پڑھتے کیوں نہیں؟ اور اس کے مطابق چلتے کیوں نہیں؟ ہم کہیں گے، بھائی جس نے یہ بنایا تھا، اس نے یہ منسوخ کردیا ہے، اب اس کی مالیت ختم ہے، کلمہ صحیح ہے لیکن اب اس کے ساتھ اللہ کی رضا نہیں خریدی جاسکتی، اس کے ساتھ جنت نہیں لی جاسکتی، اس کے ذریعہ سے جہنم سے نہیں بچا جاسکتا، اب اس کی مالیت ختم ہوگئی ہے، اب نوٹ چلے گا عیسیٰ روح اللہ کا۔

اب عیسیٰ روح اللہ کا نوٹ چل پڑا اور کتنی مدت تک یہ مارکیٹ میں مالیت رکھتا تھا صحیح بخاری کی پہلی جلد پندرھویں پارے کی آخری روایت ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک چھ سو سال کا فاصلہ ہے۔'' لیکن شارحین لکھتے ہیں کہ یہ کسر کو حذف کرکے ہے ورنہ تحقیق کے مطابق یہ پانچ سو ساٹھ سال کا فاصلہ ہے یہ فترت کا زمانہ کہلاتا ہے، پانچ سو ساٹھ سال تک یہ نوٹ چلا ہے اس زمین کے اوپر، اب آگے اس کا دور بھی ختم ہوگیا، اب آگیا نیا سکہ، اب اگر کوئی عیسائی ہمیں کہے کہ: ''لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ'' پڑھو تو ہم کہتے ہیں کہ کلمہ بالکل صحیح ہے کلمہ کو غلط نہیں کہہ سکتے، ہمارا ایمان ہے عیسیٰ روح اللہ ہیں لیکن اب اس کلمہ کے ذریعہ سے اللہ کی رضا حاصل نہیں کی جاسکتی، جنت نہیں لی جاسکتی، جہنم سے نہیں بچ سکتے، جس نے یہ سکہ بنایا تھا، اس نے منسوخ کردیا، یہ ہے منسوخ کا معنی کہ جس چیز کو منسوخ کیا جائے وہ غلط نہیں ہوگی، ہاں البتہ یہ ہوتا ہے کہ اس پر عمل کرنے کا وقت ختم ہوگیا ہے، آئندہ مارکیٹ میں وہ نہیں چلے گا۔

کافر کسی نبی کا امتی نہیں ہوتا:

قادیانی خاندان کا قبولِ اسلام

خوشاب شہر کے سابق قادیانی عبدالمجید ولد عبدالحکیم قوم رانا ماچھی سکنہ محلّہ حکیمانوالہ خوشاب اور اس کی بیٹی مسماۃ زیب النساء نے اپنے تین بیٹوں سمیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خوشاب کے سرپرست مولانا قاری سعید احمد اسعد کے ہاتھوں پر ۱۹/ اگست ۲۰۱۱ء بروز جمعۃ المبارک کو اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران اور کارکنان نے مسرت کا اظہار کیا اور اس نومسلم گھرانہ کو مبارک باد دی۔ مولانا قاری صاحب نے اس خاندان کے لئے اسلام پر استقامت کی دعا کی۔

اس لئے ایک بات ذرا سمجھنے کی ہے کہ یہودیت کا دور موسیٰ علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک ہے، عیسائیت کا دور عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ تک ہے، محمد رسول اللہ کا دور اس وقت سے لے کر قیامت کی دیواروں تک ہے۔ایک بات حدیث شریف میں آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قیامت کے دن سب سے بڑی امت میری ہوگی، بلکہ فرمایا کہ جنت کی ایک سو بیس صفیں ہیں تو اسی صفیں میری امت کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی ساری امتوں کی ہوں گی۔

لیکن دنیا میں جب ہم دیکھتے ہیں تو ہر وقت پروپیگنڈا یہ ہوتا ہے کہ روئے زمین پر سب سے بڑی تعداد عیسائیوں کی رہی ہے ہر دور میں اور آج بھی کہنے والے یہی کہتے ہیں کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے تو تعداد تو عیسائی کی زیادہ ہے لیکن قیامت کے دن یہ تعداد کدھر چلی جائے گی؟ قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والوں کی ہوگی، اس نکتہ کو یاد رکھئے! آج اگر کوئی شخص اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے، آج یہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرکے کافر ہو چکا ہے اور کافر کسی نبی کا امتی نہیں ہوتا، کیا ان کی سفارش کریں گے موسیٰ علیہ السلام جو عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے اور محمد رسول اللہ کو نہیں مانتے؟ موسیٰ علیہ السلام کے یہ کیا لگتے ہیں؟

آج اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے والا کہہ دے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا میں عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا کہ نعوذ باللہ اگر کوئی کہے تو کیا حضور علیہ السلام اس کو اپنے قریب آنے دیں گے؟ تو اگر محمد رسول اللہ پڑھنے والا موسیٰ علیہ السلام کا انکار کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں رہتا، محمد رسول اللہ پڑھنے والا عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں رہتا تو موسیٰ علیہ السلام کا نام لینے والا جنت کا حق دار کیسے رہے گا؟ کافر کسی نبی کا امتی نہیں ہوتا، اس لئے یہودی اصل وہی ہیں جو موسیٰ علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک ہیں، بعد والے کافر ہیں وہ موسیٰ علیہ السلام کے امتی نہیں ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے امتی ہیں۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے آج کوئی کافر، منکر قرآن، جنت کا منکر، کسی اور چیز کا منکر یہ کہے کہ میں حضور علیہ السلام کا امتی ہوں، جیسے یہ جھوٹ بولتا ہے اسی طرح وہ بھی جھوٹ بولتے ہیں اور عیسائی صرف وہی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضور علیہ السلام تک ہیں، وہ ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت، اور جب حضور علیہ السلام کا انکار کرکے کافر ہوگئے تو اب عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کو منہ نہیں لگائیں گے، یہ عیسیٰ علیہ السلام کے امتی نہیں ہیں، لہٰذا تعداد جو جنت میں جاتی ہے، یہودیوں کی وہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ہے اور عیسائیوں کی وہ جاتی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہے۔

حضور علیہ السلام کی امت چونکہ قیامت تک ہے، اس لئے دور بھی لمبا ہے تو تعداد بھی سب سے زیادہ ہوگی، باقی اگر کوئی شخص کسی نبی کی طرف منسوب کرکے اپنے آپ کو کسی نبی کا امتی قرار دیتا ہے تو وہ جھوٹ بول رہا ہے، کافر کسی نبی کا امتی نہیں ہوتا جو کسی وجہ سے کافر ہو کوئی نبی اسے اپنے نزدیک نہیں آنے دے گا، ہر نبی اس کو دھتکار دے گا۔ آج موسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والا حضور علیہ السلام کے دروازے پر نہیں آسکتا، عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والا حضور علیہ السلام کے دروازے پر نہیں آسکتا، کافر کی سفارش کوئی نبی نہیں کرے گا، کوئی کافر کسی نبی کی امت میں شمار نہیں ہوسکتا، اس لئے اب اگلا دور جو ہے وہ محمد رسول اللہ کا ہے ”لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ“ منسوخ ”لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ“ بھی منسوخ۔

اب ان کا دور نہیں ہے، اب یہ سکہ اللہ کی رضا خریدنے کے لئے، اللہ کی جنت لینے کے لئے، اللہ کی جہنم سے بچنے کے لئے کام نہیں آئے گا، اس کی مالیت ختم ہوگئی ہے، منسوخ کا یہ معنی ہے، اب ہم یہودیوں سے بھی کٹ گئے، عیسائیوں سے بھی کٹ گئے، اب ہمارے لئے برادری بن گئی ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پر۔ (جاری ہے)

قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے

خوشاب....(محمد اسلم بہاولنگری) جامع مسجد ابوبکر صدیق المعروف میاں بگڑ والی میں جمعۃ المبارک کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہیں جو آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے چاہے وہ مسیلمہ کذاب ہو یا قادیان کا یک چشم گل مرزا قادیانی ہو، سب جھوٹے اور دجال وکذاب ہیں۔ ان لوگوں کا روحانی نسب بھی انہیں لوگوں سے ملتا ہے جو ان کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے، جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت کے متعلق لیت ولعل سے کام لیتے ہیں درحقیقت وہ لوگ ملک وملت کے وفادار نہیں۔ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد اسی اجتماع سے مولانا قاری سعید احمد اسعد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خوشاب شہر میں پہلی مرتبہ قادیانیوں کے خلاف ۲۹۵-سی کا کیس درج ہوا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

کیا قائداعظم اقتدار کے حریص و ڈکٹیٹر تھے؟

حضرت مولانا محمد ازہر مدظلہ

لبرل جرنلسٹ نجم سیٹھی نے چند روز قبل ایک نجی ٹی وی پر قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ان پر بالواسطہ تین الزامات عائد کئے: ایک یہ کہ انہیں کلیدی عہدے اپنے پاس رکھنے کا شوق تھا، چنانچہ گورنر جنرل کا عہدہ بھی انہوں نے خود سنبھالا اور پہلی دستور ساز اسمبلی کے پریذیڈنٹ بھی خود رہے۔ دوسرا الزام یہ کہ انہوں نے صوبہ سرحد کی کانگریس حکومت کو ڈسمس کردیا، حالانکہ وہ جمہوری حکومت تھی اور قیام پاکستان سے صرف ایک سال پہلے تشکیل دی گئی تھی، جس سے معلوم ہوا کہ جناح صاحب مسلم لیگ کے علاوہ کسی جماعت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ اصل پارٹی مسلم لیگ ہے، جو اس کا مخالف ہے وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ تیسری حماقت (بقول نجم سیٹھی) قائداعظم نے یہ کی کہ ڈھاکا میں اردو کو قومی زبان قرار دینے کا اعلان کیا اور بنگالیوں کے جذبات کی بالکل رعایت نہیں کی۔ نجم سیٹھی کے بقول اس کے بالمقابل جواہر لال نہرو نے تمام عہدے اپنے ہاتھ میں نہیں لئے۔ کانگریس کے علاوہ باقی پارٹیوں کو برداشت کیا، زبان کے مسئلے میں کوئی رائے زبردستی مسلط نہیں کی۔

تحریک پاکستان کے قائدین پر نقد و جرح لبرل صحافیوں کے نزدیک ایک فیشن ہے۔ جس کا اصل مقصد دوقومی نظریئے کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنا اور نئی نسل کو قیام پاکستان کے مقاصد سے غافل کرنا ہے۔

جہاں تک قائداعظم کے مذکورہ بعض اقدامات کا تعلق ہے تو دینی و شرعی نقطۂ نظر سے ان سے بھی زیادہ قابل اعتراض فیصلے ہوئے۔ ہماری ناچیز رائے میں بیک وقت گورنر جنرل اور دستور ساز اسمبلی کے عہدوں پر قبضہ اتنا ضرررساں اور گمراہ کن نہیں تھا، جتنا غیر مسلموں کو پہلی کابینہ میں وزارت کے مناصب پر فائز کرنا تھا۔ ان وزیروں میں جوگندر ناتھ منڈل کے علاوہ ملت اسلامیہ کے لئے ناسور کی حیثیت رکھنے والے قادیانیوں کا نہایت فعال مبلغ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر براہ راست مرتد ہونے والا سر ظفر اللہ خان بھی شامل تھا۔ غالباً قائداعظم جوگندر ناتھ منڈل کے تقرر سے دنیا کو یہ تاثر دینا چاہتے تھے کہ پاکستانی ہونے کی حیثیت سے پاکستان میں ہندو مسلم سب برابر ہیں، چنانچہ انہوں نے امریکی عوام کے نام اپنے ایک پیغام میں یہ فرمایا بھی تھا کہ: ''بہرحال پاکستان ایک مذہبی ریاست (Theocracy) نہیں ہوگی، جس پر دینی مکاتب فکر کے علماء کی حکومت ہو، ہمارے ہاں بہت سے غیر مسلم ہندو، عیسائی اور پارسی ہیں لیکن وہ سب پاکستانی ہیں، وہ ویسے ہی حقوق و مراعات کے مالک ہیں، جیسے دوسرے شہری۔''

(قائداعظم محمد علی جناح شخصیت و کردار ص:۲۴۷)

اسی طرح ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ جیسا کلیدی عہدہ دینے میں یہ مصلحت تھی کہ برطانیہ کو یہ خوش کن تاثر دیا جائے کہ ہم نے آپ کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص نمائندے کو کابینہ میں جگہ دی ہے، بالفاظ دیگر یہ تقرریاں سیاسی مصلحتوں کی بنا پر تھیں۔ اس لئے نہیں تھیں کہ قائداعظم سیکولر ذہنیت کے حامل تھے یا انہوں نے ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ'' کا نعرہ مسلمانان ہند کو دھوکا دینے کے لئے لگایا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر قائداعظم محمد علی جناح کو کچھ اور مہلت ملتی تو وہ نفاذ اسلام کے لئے کئے گئے اپنے عہد کو ضرور پورا کرتے۔

واضح رہے کہ ظفر اللہ خان وہ احسان فراموش

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

شخص ہے کہ اس نے قائداعظم کے انتقال کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کردیا اور یہ تکلیف دہ جملہ کہا کہ ''مجھے آپ کافر حکومت کا مسلمان شہری سمجھیں یا مسلمان حکومت کا کافر شہری'' گویا ظفراللہ خان اپنے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا تھا۔

جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ قائداعظم مسلم لیگ کے سوا کسی جماعت کو برداشت نہیں کرتے تھے، اسی لئے انہوں نے صوبہ سرحد کی جمہوری حکومت توڑ دی اور وہ ون پارٹی ون لیڈر کے قائل تھے تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ابتدا میں قائداعظم کو ایسے حالات سے واسطہ پڑا کہ وہ کچھ وقت کے لئے نیک نیتی کے ساتھ مسلم لیگ کو پاکستان کی سب سے بڑی طاقتور پارٹی دیکھنا چاہتے تھے تاکہ جس پارٹی نے پاکستان بنایا ہے وہ اسے مستحکم بھی کرے لیکن اس میں یہ مشکل پیش آئی کہ مسلم لیگ میں آزادی کے لئے کوشش کرنے اور قربانی دینے والوں کی تعداد بہت کم تھی، اس میں زیادہ تر سرکاری ریٹائرڈ ملازمین یا وہ لوگ تھے، جن کو برٹش سرکار سیاست میں لے کر آئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب نئی حکومت وجود میں آئی تو اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ میں آ گیا، جنہوں نے کبھی بھی وطن حاصل کرنے کے لئے قربانی اور خدمت نہ کی تھی۔ ان میں بہت سے لوگ مفاد پرست تھے جو اپنے فائدے کے لئے اقتدار میں آئے۔ ان میں زیادہ لوگ یوپی، بہار اور بمبئی سے آئے تھے، یہ لوگ یہاں کی زبان بھی نہ جانتے تھے۔ اس طرح رعایا اور حکمرانوں میں خلیج پیدا ہوگئی اور قائداعظم جس مقصد کے لئے ایک پارٹی کو مضبوط دیکھنا چاہتے تھے، وہ حاصل نہ ہوسکا۔ قائداعظم نے متعدد عہدے اپنے پاس اس لئے نہیں رکھے تھے کہ وہ اقتدار کے حریص یا حب جاہ کے مریض تھے، اس کی ایک بڑی وجہ مخلص، دیانت دار، ایثار پیشہ اور قابل افراد کا فقدان تھا، چنانچہ قائداعظم کو ایک موقع پر کہنا پڑا کہ: ''میری جیب میں کھوٹے سکے ہیں۔''

مشرقی پاکستان جاکر اردو کے قومی زبان ہونے کا اعلان کرنا بھی کوئی غلطی یا نجم سیٹھی کے بقول حماقت نہ تھی۔ درحقیقت اوائل ۱۹۴۸ء میں طلبا کے ایک گروہ نے بنگلہ کو بھی پاکستان کی سرکاری زبان بنانے کے لئے ایجی ٹیشن شروع کردیا تھا۔ جب اس مسئلے نے سر اٹھایا تو قائداعظم کو اس نوزائیدہ مملکت کے لئے خطرہ محسوس ہوا، چنانچہ وہ شدید مصروفیت اور علالت کے باوجود ڈھاکا گئے اور خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچ اور پٹھان وغیرہ کی اصطلاحوں میں بات نہ کریں، میں مانتا ہوں کہ یہ اپنی اپنی جگہ وحدتیں ہیں لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کیا آپ وہ سب بھول گئے جو تیرہ سو سال پہلے آپ کو سکھایا گیا تھا۔''

(روزنامہ نوائے وقت میگزین،۵/اکتوبر۱۹۸۴ء)

اس سے معلوم ہوا کہ اردو کو قومی زبان قرار دے کر قائداعظم نے کسی تعصب کا مظاہرہ نہیں کیا، بلکہ وہ تمام پاکستانیوں کو ''لسانیت'' کی بجائے ''اسلامیت'' کا درس دینا چاہتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقائق کو صحیح تناظر میں دیکھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی،۲۶/دسمبر۲۰۱۱ء)

منصور اعجاز قادیانی بیس سال سے سی آئی اے کا ایجنٹ

لاہور (اے پی اے) قادیانی عقیدے کے حامل اور پیدائشی طور پر امریکی شہری منصور اعجاز کا پورا نام منصور منصور اعجاز ہے، وہ ۱۹۶۱ء میں امریکی ریاست فلوریڈا میں پیدا ہوا، اس کے والد کا نام مجدد احمد اعجاز تھا۔ جس کا تعلق قادیانی جماعت احمدیہ سے تھا اور وہ مشہور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا کزن تھا، دادا قادیانی جماعت کے مشہور ورجینیا ٹیک یونیورسٹی کا پروفیسر تھا جس نے امریکا کے ایٹمی ہتھیاروں کے ڈیزائن کی تیاری میں اہم کردار ادا کیا تھا، نیویارک میں مقیم منصور اعجاز ایک ارب پتی امریکی بزنس مین ہے، اس نے تین بار شادی کی، پانچ بچے ہیں، اس کا اپنا پرائیویٹ جیٹ ہوائی جہاز ہے جس پر وہ اکثر یورپ کے مختلف ممالک کے دورے پر رہتا ہے، اس کے سابق امریکی نائب صدر الگور سینیٹر جان کیری اور جنرل جیمز جونز سے قریبی مراسم ہیں۔ منصور اعجاز پچھلی دو دہائیوں سے امریکی سی آئی اے کے لئے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ سی آئی اے کا سابق ڈائریکٹر جیمز وولسی اس کا انتہائی قریبی رفیق کار ہے۔ منصور اعجاز بہت سالوں سے دنیا کے اہم چینلوں مثلاً سی این این، فاکس اور بی بی سی کے علاوہ کئی دوسرے یورپین ممالک کے پروگراموں میں تجزیہ نگار کی حیثیت سے شریک ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کالم اور مضامین باقاعدگی سے مشہور اخبارات اور جرائد میں چھپتے رہتے ہیں۔ اپنے ٹی وی تبصروں اور اخباری مضامین میں اس کا خاص نشانہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اور آئی ایس آئی ہے۔ جن کے خلاف وہ پچھلے پندرہ سال سے لکھ رہا ہے۔ منصور اعجاز کے مبینہ طور پر یہودی میڈیا سے انتہائی قریبی تعلقات ہیں اور فاکس نیوز پر اس کے ایک سو سے زائد پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔ اگلے مہینے نومبر میں منصور اعجاز نے میڈیا میں ایک میمو جاری کیا جو بقول اس کے اسے واشنگٹن میں پاکستانی سفیر حسین حقانی نے لکھوایا تھا۔ اس میموگیٹ اسکینڈل نے پاکستانی سیاست میں بھونچال پیدا کردیا اور ساڑھے تین سال سے واشنگٹن میں پاکستانی سفیر کے عہدے پر فائز حسین حقانی کو اسلام آباد واپس آ کر استعفیٰ دینا پڑا۔ میموگیٹ اسکینڈل کا حتمی ڈراپ سین جلد متوقع ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ قادیانی مذہب سے تعلق رکھنے والے اور یہودی میڈیا، سی آئی اے اور تھینک ٹینکس کے لئے کام کرنے والے منصور اعجاز کا کھلایا ہوا گل کیا رنگ لاتا ہے، اس کی حالیہ مہم بھی کہیں اسی سلسلے کی کوئی کڑی تو نہیں؟

(روزنامہ خبریں ملتان،۲۶/دسمبر۲۰۱۱ء)

ماہ صفر کے بارے میں چند

فاسد خیالات ورسومات

مولانا شفیق الرحمٰن جلال پوری

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد موقع بموقع ان فاسد خیالات ورسومات کی اصلاح فرمائی، جو عرب معاشرہ میں رائج تھیں، چنانچہ آپؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی ایسی رسومات یا خیالات پر مطلع ہوتے جو اسلامی تعلیمات سے میل نہ کھاتے ہوں تو آپ فوراً ان کی تردید فرماتے، مثلاً آپؐ کے فرزند حضرت ابراہیمؓ کے انتقال کے موقع پر جب کسوف شمس (سورج گرہن) ہوا تو لوگوں نے اپنے پرانے خیال کے مطابق (کہ سورج گرہن کسی بڑے آدمی کے انتقال کی وجہ سے ہوتا ہے) یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیمؓ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے تو آپؐ نے اس موقع پر خطبہ دیا اور اس باطل خیال کی تردید میں فرمایا کہ سورج گرہن کسی عظیم اور بڑے آدمی کی موت کی بنا پر نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے مذکورہ باطل خیال کی تردید فرمادی۔ اسی طرح وہ عمل جو دین میں سے نہ ہو اور اسے دین اور باعث ثواب سمجھ کر کیا جائے، اس کے بارے میں بھی آپؐ سے سخت تردید منقول ہے، چنانچہ آپؐ نے فرمایا:

"من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد" (مشکوٰۃ،ج۱،ص۲۷)

ترجمہ: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسا عمل ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے"۔

یہ معاملہ انتہائی خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص اوہام، خیالات فاسدہ اور رسومات کی دلدل میں پھنسا ہو، وہ اچھا مسلمان تو کیا اچھا انسان بھی نہیں بن سکتا، کیوں کہ اس طرح کی رسومات، بدعات اور فاسد خیالات معاشرے میں بگاڑ اور عدم توازن پیدا کرتے ہیں۔ یوں تو بہت سارے اس طرح کے فاسد خیالات ورسومات ہیں، مگر اس وقت ہمارا مطمع نظر وہ من گھڑت تصورات وخرافات ہیں، جو ماہ صفر کے بارے میں عوام میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے دو کے بارے میں عرض کیا جائے گا۔

پہلا تصور اور اس کے نتیجہ میں ہونے والا عمل:

ایک تصور جو ماہ صفر کے بارے میں بعض لوگوں کے ذہن میں ہے، وہ یہ ہے کہ یہ نحوست کا مہینہ ہے، چنانچہ بعض لوگ تو اسی مناسبت سے اسے "تیرہ تیزی" کا بھی نام دیتے ہیں۔ اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟ تو سب سے پہلے تو ہم نحوست کے قائلین سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے پاس نحوست کے وجود پر کیا دلیل ہے؟

تو حقیقت یہ ہے کہ "ما الفینا علیه آباء نا" کے علاوہ "دلیلے ندارند" والی بات ہے۔ بعض حضرات نے ایک موضوع اور من گھڑت حدیث بھی بعض کتب میں لکھی ہے:

"من بشرنی بخروج صفر بشرته بالجنة."

ترجمہ: "جس نے مجھے صفر کے ختم ہونے کی خوشخبری دی، میں اسے جنت کی بشارت دوں گا"۔

اس دلیل کے مردود ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ حدیث موضوع اور بے اصل ہے جو حدیث کی کسی کتاب میں منقول نہیں ہے۔ اگر بالفرض یہ واقعی حدیث ہوتی بھی تو یہ اس بات کو ثابت نہ کرتی جس کے یہ حضرات مدعی ہیں۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ دعویٰ تو نحوست کے وجود کا ہے اور اس کے وجود پر دلیل کوئی بھی نہیں ہے اور وحی تو آنے سے رہی۔ لہٰذا نحوست پر دلیل نہ ہونا ہی عدم نحوست کی دلیل ہے اور توہم سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

دوسری بات یہ کہ حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صراحتاً اس خیال کی تردید بھی وارد ہوئی ہے، چنانچہ حدیث کی اکثر کتب میں یہ حدیث منقول ہے کہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لا عدوی ولا هامة ولا صفر" (مشکوٰۃ،ص:۳۹۱)

ترجمہ: "نہ (مرض میں) متعدی ہوتا ہے، نہ الو (کی نحوست) ہے اور نہ صفر (کی نحوست) ہے"۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

"زعموا ان فیه تکثر الدواهی والفتن فنفاه الشرع." (ماثبت بالسنۃ)

(الایام والسنۃ، ص:۳۹)

ترجمہ: ''عرب کہتے تھے کہ اس مہینہ میں مصیبتیں اور فتنے فساد بہت ہوتے ہیں، سو اس کو شرع نے باطل کردیا''۔

آگے فرماتے ہیں کہ بقیہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن راشد سے ''لا صفر'' کے معنی پوچھے تو کہا:

"یتشائمون بدخول صفر فقال النبی ﷺ: لا صفر".

(ماثبت بالسنۃ فی الایام والسنۃ، ص:۳۹)

ترجمہ: ''اہل جاہلیت ماہ صفر کے آنے کو منحوس سمجھتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صفر منحوس نہیں ہے''۔

بہرحال ان احادیث اور حوالہ جات سے آپ کے سامنے واضح ہوگیا ہوگا کہ صفر کو منحوس سمجھنے کی کیا حقیقت ہے؟ من گھڑت، بے اصل، اور چٹکلی ہوئی بات سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ پھر بعض حضرات بناء الفاسد علی الفاسد کرکے ماہ صفر کو منحوس سمجھ کر اس کی نحوست سے بچنے کے لئے اس ماہ کی تیرھویں تاریخ کو گھونگنیاں (ابلے ہوئے چنے) تقسیم کرتے ہیں، اس کی تردید کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ فاسد عمل ایک فاسد خیال پر مبنی ہے، جب بنیاد (یعنی صفر کو منحوس سمجھنا) ہی فاسد ہے تو اس پر مبنی عمل (یعنی چنے تقسیم کرنا) کیسے درست ہوسکتا ہے؟ اگر بالفرض گھونگنیوں کی تقسیم میں نحوست کا خیال نہ بھی کیا جائے، تب بھی یہ عمل مباح میں التزام اور پابندی کی وجہ سے بدعت و گمراہی ہے۔

بہرحال حاصل یہ ہے کہ ماہ صفر نہ خود منحوس ہے نہ اس میں کاروبار و سفر منحوس ہے اور نہ ہی اس میں مصائب و آفات اترتی ہیں، باقی گیارہ مہینوں کی طرح صفر بھی ایک عام مہینہ ہے، بلکہ شرعی اعتبار سے تو کوئی چیز بھی منحوس نہیں ہے۔ یعنی کسی وقت، دن، اور مہینہ میں ذاتی طور پر نحوست نہیں ہے، بالفاظ دیگر یہ وصف ذاتی نہیں ہے، ہاں عارضی طور پر کسی مخصوص شخص یا معین اشخاص کے حق میں ان کی اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے کوئی وقت منحوس ہوجائے تو اور بات ہے، مگر کوئی دن یا مہینہ ہمیشہ منحوس ہو ایسا نہیں ہے۔ انسان کے اپنے اعمال ہی کی وجہ سے ان میں نحوست آتی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے تو تمام ایام کو اصلاً نیک بخت ہی بنایا ہے۔

دوسرا فاسد خیال اور اس کے نتیجہ میں ہونے والا عمل:

دوسرا فاسد خیال جو پہلے خیال کی بالکل نقیض ہے، وہ یہ ہے کہ اس ماہ کا آخری بدھ متبرک ہے اور بابرکت ہونے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس روز آپؐ مرض سے صحت یاب ہوئے تھے، چنانچہ اس خوشی میں اسے عید و تہوار کی مانند منایا جائے اور جو کام عید کے دن ہوتے ہیں (مثلاً اچھا کھانا پکانا، عیدی لینا دینا وغیرہ) وہ اس دن بھی ہونے چاہئیں اور اس بارے میں ایک شعر بھی مشہور کیا ہے کہ:

آخری چہار شنبہ آیا ہے
غسل صحت نبی نے پایا ہے

یہ خیال بھی بالکل بے اصل اور اس کے نتیجہ میں کیا جانے والا عمل بھی (یعنی تہوار) بدعت و گناہ ہے، کھانے پینے کی غرض سے لوگوں نے اسے ایجاد کیا ہے، خاص طور پر پنجاب و سرحد میں یہ رسم بہت مشہور ہے اور اس رسم کو چوری والی عید کا نام دیا جاتا ہے، گاؤں، دیہات وغیرہ میں چوری بنائی جاتی ہے اور بڑے شہروں میں عموماً مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ ان حضرات کا یہ خیال اور اس کے نتیجہ میں ہونے والا عمل دلائل کی روشنی میں کہاں تک درست ہے؟

جہاں تک ان کی دلیل کا تعلق ہے، وہ تو یہ ہی من گھڑت اور جھوٹی حدیث یا تاریخ کی کسی کتاب سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفر کے آخری بدھ کو صحت یاب ہوئے ہوں، بلکہ معاملہ برعکس ہے۔ تاریخ طبری، ابن اثیر اور البدایہ والنہایہ وغیرہ تاریخ کی سب کتابوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ماہ صفر کے آخر میں ۲۸ تاریخ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کی ابتداء ہوئی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے دشمنان اسلام کی سازش ہو کہ جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الوفات لاحق ہوا، اس دن کو خوشی اور تہوار کا دن بناکر دھوکہ سے مسلمانوں کو اس میں مبتلا کیا جائے اور ویسے بھی یہ بات ثابت شدہ ہے کہ غلط عقائد و بدعات جو مسلمانوں میں در آئی ہیں، یہ دشمنان اسلام اور خاص طور پر یہود کی سازش ہے۔ بہرحال صفر کے آخری بدھ کی طرف غلط واقعہ منسوب کرکے یہ تہوار منانے والے غور کریں کہ وہ صحیح کام کررہے ہیں یا غلط؟ پھر قطع نظر اس کے من گھڑت ہونے کے اگر بالفرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن صحت یاب ہوئے بھی ہوتے تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اسے تہوار و رسم کے طور پر منایا جائے؟ اگر اس خوشی میں تہوار منانا درست ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرامؓ یا اسلافؒ سے تو منقول ہونا چاہئے تھا، مگر ایسا بھی نہیں ہے۔

اسی بات کو ایک شاعر نے شعر میں کیا خوب بیان کیا ہے:

آخری چہار شنبہ ماہ صفر
ہست چوں چہار شنبہ ہائے دگر
نہ حدیثے شدہ در آں وارد
نہ درو عید کرد پیغمبر

ترجمہ: یعنی ماہ صفر کا آخری بدھ، دوسرے بدھوں کی طرح ہے نہ اس بارے میں کوئی حدیث وارد ہوئی ہے اور نہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید منائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بدعات و رسومات سے بچائیں، جن کا نہ دنیا میں کوئی فائدہ ہے نہ آخرت میں اور ہمیں صحیح و ثابت شدہ اعمال پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی.... تصویر کا دوسرا رخ

محمد متین خالد

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ وہ دشمن جو بظاہر دوست ہو، اس کے دانتوں کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے۔ یہ مقولہ نوبل انعام یافتہ سائنس دان، ڈاکٹر عبدالسلام پر پوری طرح صادق آتا ہے، جنہوں نے دوستی کی آڑ میں پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ انہیں ۱۰/ دسمبر ۱۹۷۹ء کو نوبل پرائز ملا۔ قادیانی جماعت کے آرگن روزنامہ ''الفضل'' نے لکھا تھا کہ جب انہیں نوبل انعام کی خبر ملی تو وہ فوراً اپنی عبادت گاہ میں گئے اور اپنے متعلق مرزا قادیانی کی پیشگوئی پر اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر مرزا قادیانی کی بعض عبارتوں کو کھینچ تان کر ڈاکٹر عبدالسلام پر چسپاں کیا گیا اور فخریہ انداز میں کہا گیا کہ یہ دنیا کا واحد موحد سائنس دان ہے جسے نوبل پرائز ملا ہے، حالانکہ اسلام کی رو سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بڑے سے بڑا موحد بھی کافر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی (جن سے انگریز نے اپنے سیاسی مفادات کے حصول کی خاطر نبوت کا اعلان کروایا تھا) کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے اور اس طرح وہ اپنے عقائد کی رو سے دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر اور صرف اپنی جماعت کے لوگوں کو مسلمان سمجھتے تھے، چونکہ قادیانیت مخبروں اور غداروں کا سیاسی گروہ ہے، لہٰذا اس کی سرپرستی کرتے ہوئے سامراج نے ان کے ایک فرد کو نوبل پرائز دیا، حالانکہ سب جانتے ہیں کہ یہ ایک رشوت ہے جو یہودیوں نے قادیانیت کو اپنے مفادات کے لئے دی۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی جماعت کی خدمات پر ''فرزند احمدیت'' بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اپنی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کے حکم پر ۱۹۶۶ء سے وفات تک مجلس افتاء کے باقاعدہ ممبر رہے، ان کے ماموں حکیم فضل الرحمن بیس سال تک گھانا اور نائیجیریا میں قادیانیت کے مبلغ رہے، ان کے والد چوہدری محمد حسین جنوری ۱۹۴۱ء میں انسپکٹر آف اسکولز ملتان ڈویژن کے دفتر میں بطور ڈویژنل ہیڈ کلرک تعینات ہوئے۔ قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے انہیں قادیانی جماعت ضلع ملتان کا امیر مقرر کیا، جس میں تحصیل ملتان، وہاڑی، کبیر والا، خانیوال، میلسی، شجاع آباد اور لودھراں کی تحصیلیں شامل تھیں، ایک دفعہ انہوں نے خانیوال میں سیرت النبی کے نام پر قادیانی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا قادیانی کا (نعوذ باللہ) موازنہ شروع کیا تو اجتماع میں موجود مسلمانوں میں کہرام مچ گیا اور انہوں نے اشتعال میں آکر پورا جلسہ الٹ دیا، چند نوجوانوں نے چوہدری محمد حسین کو پکڑ کو جوتے بھی مارے، پولیس نے چوہدری محمد حسین کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا، دو دن بعد ملتان میں ایک قادیانی اعلیٰ پولیس افسر کی مداخلت سے انہیں رہائی ملی۔

۱۰/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے وزیر اعظم کے سائنسی مشیر کی حیثیت سے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے سامنے اپنا استعفیٰ پیش کیا، اس کی وجہ انہوں نے اس طرح بیان کی:

''آپ جانتے ہیں کہ میں احمدیہ (قادیانی) فرقے کا ایک رکن ہوں، حال ہی میں قومی اسمبلی نے احمدیوں کے متعلق جو آئینی ترمیم منظور کی ہے، مجھے اس سے زبردست اختلاف ہے، کسی کے خلاف کفر کا فتویٰ دینا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے، کوئی شخص خالق اور مخلوق کے تعلق میں مداخلت نہیں کرسکتا، میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا لیکن اب جبکہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے تو میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں اس حکومت سے قطع تعلق کرلوں جس نے ایسا قانون منظور کیا ہے، اب میرا ایسے ملک کے ساتھ تعلق واجبی سا ہوگا، جہاں میرے فرقہ کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہو۔''

فروری ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے امریکی سینیٹ کے ارکان کو ایک چٹھی لکھی کہ: ''آپ پاکستان پر دباؤ ڈالیں اور اقتصادی امداد مشروط طور پر دیں تاکہ ہمارے خلاف کئے گئے اقدامات حکومت پاکستان واپس لے لے۔''

۳۰/ اپریل ۱۹۸۴ء کو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی پر مقدمات کے خوف سے بھاگ

کر لندن چلے گئے۔ رات کو لندن میں انہوں نے مرکزی قادیانی عبادت گاہ "بیت الفضل" سے ملحقہ محمود ہال میں غصہ سے بھرپور جوشیلی تقریر کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالسلام مرزا طاہر کے سامنے صف اول میں بیٹھے ہوئے تھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے خطاب میں صدارتی آرڈی نینس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء (جس کی رو سے قادیانیوں کو شعائر اسلامی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا) پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے اسے حقوق انسانی کے منافی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کی بددعا سے عنقریب پاکستان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔ مزید برآں انہوں نے امریکا اور دوسرے یورپی ممالک سے اپیل کی کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر پاکستان کی تمام اقتصادی امداد بند کردیں۔ اپنے خطاب کے آخر میں مرزا طاہر نے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ: "صرف آپ میرے دفتر میں ملاقات کے لئے تشریف لائیں، آپ سے چند ضروری باتیں کرنی ہیں۔" ڈاکٹر عبدالسلام "فرزند احمدیت" نے اسے اپنی سعادت سمجھا اور ملاقات کے لئے حاضر ہوگئے، اس ملاقات میں مرزا طاہر احمد نے ڈاکٹر عبدالسلام کو ہدایت کی کہ وہ صدر ضیاء الحق سے ملاقات کریں اور انہیں آرڈی نینس واپس لینے کے لئے کہیں۔ لہٰذا ڈاکٹر عبدالسلام نے جنرل محمد ضیاء الحق سے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ملاقات کی اور انہیں جماعت احمدیہ کے جذبات سے آگاہ کیا۔ صدر ضیاء الحق نے بڑے تحمل اور توجہ سے انہیں سنا، جواب میں صدر ضیاء الحق اٹھے اور الماری سے قادیانی قرآن "تذکرہ" مجموعہ وحی مقدس والہامات اٹھا لائے اور کہا کہ یہ آپ کا قرآن ہے اور دیکھیں اس میں کس طرح قرآن مجید کی آیات میں تحریف کی ہے اور ایک نشان زدہ صفحہ کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا، اس صفحہ پر مندرجہ ذیل آیت درج تھی:

"انا انزلنا قریبا من القادیان"

ترجمہ: "(اے مرزا قادیانی) یقیناً ہم نے قرآن کو قادیان (گورداسپور بھارت) کے قریب نازل کیا۔" (نعوذباللہ) (تذکرہ مجموعہ وحی مقدس والہامات طبع چہارم ص:۵۹ از مرزا قادیانی)

اور مزید لکھا ہے کہ یہ تمام قرآن مرزا قادیانی پر دوبارہ نازل ہوا ہے۔ ضیاء الحق مرحوم نے کہا کہ یہ بات مجھ سمیت ہر مسلمان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا اور وہ بے حد شرمندہ ہوئے اور کھسیانے ہوکر بات کو ٹالتے ہوئے پھر حاضر ہونے کا کہہ کر اجازت لے کر رخصت ہوگئے۔

یہ بات اہل علم سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اسرائیل کے معروف یہودی سائنس دان "یوول نیمان" کے ڈاکٹر عبدالسلام سے دیرینہ تعلقات ہیں۔ یہ وہی یوول نیمان ہیں جن کی سفارش پر تل ابیب کے میئر نے وہاں کے نیشنل میوزیم میں ڈاکٹر عبدالسلام کا مجسمہ یادگار کے طور پر رکھا۔ معتبر ذرائع کے مطابق بھارت نے اپنے ایٹمی دھماکے اسی یہودی سائنس دان کے مشورے سے کئے جو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ یوول نیمان امریکا میں بیٹھ کر براہ راست اسرائیل کے مفادات کی نگرانی کرتا ہے۔ اسرائیل کے لئے پہلا ایٹم بم بنانے کا اعزاز بھی اسی شخص کو حاصل ہے۔ پاکستان اس کی ہٹ لسٹ پر ہے اور اس سلسلے میں وہ بھارت کے کئی خفیہ دورے بھی کرچکا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ امریکی کانگریس کی بہت بڑی لابی اس وقت یوول نیمان کے لئے نوبل پرائز کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ اس کی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد امت مسلمہ کو نقصان پہنچانا ہے اور وہ اپنے نصب العین کے حصول کے لئے ہر وقت مسلمانوں کے خلاف کسی نہ کسی سازش میں مصروف رہتا ہے۔ دنیا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تل ابیب یونیورسٹی اسرائیل کے شعبہ فزکس کا سربراہ بھی ہے۔ اس سے پہلے یہ شخص اسرائیل کا وزیر تعلیم و سائنس و ٹیکنالوجی بھی رہا۔ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام پر اس کی خاص نظر ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ان کی آنکھ میں کانٹا بن کر کھٹکتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر عبدالسلام کے پاکستان دشمن بھارتی لیڈر نہرو کے ساتھ بڑے دوستانہ مراسم تھے، ایک دفعہ نہرو نے ڈاکٹر عبدالسلام کو آفر کی تھی کہ آپ انڈیا آجائیں ہم آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق ادارہ بنا کر دیں گے۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا کہ: "وہ اس سلسلہ میں اٹلی کی حکومت سے وعدہ کرچکے ہیں، لہٰذا میں معذرت چاہتا ہوں، لیکن آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہاں کے سائنس دانوں سے تعاون کروں گا۔" یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی بھارتی "خدمات" کے عوض "ٹاٹا انسٹیٹیوٹ" برائے بنیادی تحقیق بمبئی، انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی نئی دہلی اور انڈیا اکیڈمی آف سائنس بنگلور کے منتخب رکن رہے، گورونانک یونیورسٹی امرتسر (بھارت)، نہرو یونیورسٹی بنارس (بھارت)، پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ (بھارت) نے انہیں "ڈاکٹر آف سائنس" کی اعزازی ڈگریاں دیں۔ کلکتہ یونیورسٹی نے انہیں سر دیو پرشاد سردادھیکاری گولڈ میڈل اور انڈین فزکس ایسوسی ایشن نے شری آر ڈی برلا ایوارڈ دیا۔

بھارتی صحافی جگجیت سنگھ کے ساتھ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ذاتی تعلقات تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام جب بھی بھارت جاتے، جگجیت سنگھ "ٹائمز آف انڈیا" میں ان پر بھرپور فیچر شائع کرتے، انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام پر

"Abdulsalam a Biography" (سن اشاعت ۱۹۹۲ء) کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا ایک باب "The Ahmaddiya Jammat" ہے جس میں جگجیت سنگھ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے والے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس جس کے تحت قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کرسکتے کی سخت مذمت کی اور قادیانیوں کو "مظلوم" قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف اقدامات کو حقوق انسانی کے منافی قرار دیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے ایک اور بے تکلف دوست جے سی پولنگ ہارو (J.C. Polking Horue) جو کیمبرج میں "سلام" کے شاگرد تھے اور بعد میں کیتھولک بشپ بن گئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی درخواست پر ہر سال قادیانی جماعت کے سالانہ جلسوں میں شرکت کرتے رہے۔ یاد رہے یہ وہی "پولنگ ہارو" ہیں جو پاکستان میں قانون توہین رسالت ۲۹۵-سی کے خلاف امریکا میں عیسائی جلسوں کی قیادت کرتے ہیں، جن میں قادیانیوں کی بھی کثیر تعداد شامل ہوتی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے جولائی ۱۹۹۴ء میں "بیت الفضل لندن" میں توہین رسالت کی سزا کے خلاف تقریر کی تو مسٹر پولنگ ہارو اپنے کئی بشپ دوستوں کے ہمراہ وہاں موجود تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کو کیا سمجھتے تھے؟ اس سلسلہ میں معروف صحافی و کالم نویس جناب تنویر قیصر شاہد نے ایک دلچسپ مگر فکر انگیز واقعہ اپنی ذاتی ملاقات میں راقم کو بتایا، یہ واقعہ انہی کی زبانی سنئے اور قادیانی اخلاق پر غور کیجئے!:

"ایک دفعہ لندن میں قیام کے دوران بی بی سی لندن کی طرف سے میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بطور معاون ڈاکٹر عبدالسلام کے گھر ان کا تفصیلی انٹرویو کرنے گیا، میرے دوست نے ڈاکٹر سلام کا خاصا طویل انٹرویو کیا اور ڈاکٹر صاحب نے بھی بڑی تفصیل کے ساتھ جوابات دیئے۔ انٹرویو کے دوران میں بالکل خاموش، پوری دلچسپی کے ساتھ سوال و جواب سنتا رہا، دوران انٹرویو انہوں نے ملازم کو کھانا دسترخوان پر لگانے کا حکم دیا۔ انٹرویو کے تقریباً آخر میں عبدالسلام مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ آپ معاون کے طور پر تشریف لائے ہیں مگر آپ نے کوئی سوال نہیں کیا، میری خواہش ہے کہ آپ بھی کوئی سوال کریں، ان کے اصرار پر میں نے بڑی عاجزی سے کہا کہ چونکہ میرا دوست آپ سے بڑا جامع انٹرویو کر رہا ہے اور میں اس میں کوئی تشنگی محسوس نہیں کر رہا، ویسے بھی میں، آپ کی شخصیت اور آپ کے کام کو اچھی طرح جانتا ہوں، میں نے آپ کے متعلق خاصا پڑھا بھی ہے، جھنگ سے لے کر اٹلی تک آپ کی تمام سرگرمیاں میری نظروں سے گزرتی رہی ہیں، لیکن پھر بھی ایک خاص مصلحت کے تحت میں اس سلسلہ میں کوئی سوال کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام فخریہ انداز میں مسکرائے اور ایک مرتبہ اپنے علمی گھمنڈ اور غرور سے مجھے "مفتوح" سمجھتے ہوئے "فاتح" کے انداز میں "حملہ آور" ہوتے ہوئے کہا کہ: "نہیں.... آپ ضرور سوال کریں، مجھے بہت خوشی ہوگی" بالآخر ڈاکٹر صاحب کے پرزور اصرار پر میں نے انہیں کہا کہ آپ وعدہ فرمائیں کہ آپ کسی تفصیل میں گئے بغیر میرے سوال کا دو ٹوک الفاظ "ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے وعدہ فرمایا کہ: ٹھیک! بالکل ایسا ہی ہوگا؟ "میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ چونکہ آپ کا تعلق قادیانی جماعت سے ہے جو نہ صرف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بحیثیت آخری نبی منکر ہے بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ لوگ (قادیان، بھارت کے ایک مخبوط الحواس شخص) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں، جبکہ مسلمان مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کرتے ہیں، آپ بتائیں کہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے پر آپ مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ اس پر ڈاکٹر عبدالسلام بغیر کسی توقف کے بولے کہ: "میں ہر اُس شخص کو کافر سمجھتا ہوں جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتا۔" ڈاکٹر عبدالسلام کے اس جواب پر میں نے انہیں کہا کہ مجھے آپ سے مزید کوئی سوال نہیں کرنا۔ اس موقع پر انہوں نے اخلاق سے گری ہوئی ایک عجیب حرکت کی کہ اپنے ملازم کو بلا کر دسترخوان سے کھانا اٹھوادیا، پھر ڈاکٹر صاحب کو غصے میں دیکھ کر ہم دونوں دوست ان سے اجازت لے کر رخصت ہوئے۔"

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک متعصب اور جنونی قادیانی تھے جو سائنس کی آڑ

میں قادیانیت پھیلاتے رہے، انہوں نے پوری زندگی میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں کی جو اسلام اور پاکستان دشمن ممالک کے مقاصد سے متصادم ہو۔ پاکستان کے دفاع کے متعلق بھارت، اسرائیل یا امریکا کے خلاف ایک لفظ بھی کہنا، ان کی ایمان دوستی کے منافی تھا، درحقیقت قادیانیت نقل بمطابق اصل کا ایسا پیکنگ ہے، جس کی ہرزہ ہرلی گوئی کو ورق نقرہ میں ملفوف کردیا گیا ہے۔ انگریز نے اس مذہب کو الہامات وروایات اور کشف وکرامات کے سانچوں میں ڈھال کر پروان چڑھایا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے دل ودماغ بلکہ جسم وجان تک انگریز ہی کی قید میں ہوتے ہیں، جسے اس نے ہمیشہ اپنے مفاد کی خاطر استعمال کیا۔

یہ ایک المیہ ہے کہ قادیانیوں کے مکروفریب اور سازشوں کی بھٹیوں میں اسلام مدتوں سے جل رہا ہے اور ہمارے نام نہاد دانشوروں کا ایک خاص گروہ جن کی جبینوں اور عقلوں پر جہالت اور اغراض کے دھندلکوں اور جالوں نے قبضہ کررکھا ہے قادیانیت کو مضبوط بنانے میں مصروف ہے، یہ لوگ چندٹکوں کی خاطر وطن کی سالمیت اور ناموس سے کھیل جاتے ہیں، یہ ایک ایسا سانحہ ہے جسے ایک بے رحم مورخ ہی بے نقاب کرسکتا ہے:

''بڑا مزا ہو تمام چہرے اگر کوئی بے نقاب کردے''

گوئبلز نے کہا تھا کہ: ''اتنا جھوٹ بولو، اتنا جھوٹ بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہونے لگے۔''

بالکل یہی فلسفہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے متعلق اپنایا گیا۔ ہمارے نام نہاد صحافیوں اور دانشوروں نے پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے اس ''غدار پاکستان'' کو ہیرو بنا کر پیش کیا جو انتہائی بددیانتی کے زمرے میں آتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو ہیرو بنا کر پیش کرنے والے ان عقل کے اندھوں سے پوچھنا چاہئے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے تمام تر مراعات حاصل کرنے کے باوجود اپنی پوری زندگی کی ''تحقیق'' کے نتیجے میں عالم اسلام بالخصوص پاکستان کو کیا تحفہ دیا؟ ان کی کون سی ایجاد یا دریافت ہے، جس نے ہمارا سرفخر سے بلند کیا؟ ان کا کون سا کارنامہ ہے، جس سے پاکستان کو کوئی فائدہ پہنچا؟ ان کی کوئی سی خدمت ہے، جس سے اہل پاکستان کے مسائل میں ذراسی بھی کمی واقع ہوئی؟ انہوں نے کون سا ایسا تیر مارا، جس پر انہیں نوبل انعام سے نوازا گیا؟ یہ سوالات آج تک تشنہ جوابات ہیں۔

معروف صحافی جناب زاہد ملک اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''ڈاکٹر عبدالقدیر اور اسلامی بم'' کے صفحہ ۲۳ پر ڈاکٹر عبدالسلام کی پاکستان دشمنی کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''معزز قارئین کو اس انتہائی افسوسناک بلکہ شرمناک حقیقت سے باخبر کرنے کے لئے کہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن بعض پاکستانی کس طرح غیر ممالک کے اشارے پر کہوٹہ بلکہ پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کررہے ہیں، میں صرف ایک اور واقعہ کا ذکر کروں گا اور اس واقعہ کے علاوہ مزید ایسے واقعات کا ذکر نہیں کروں گا، اس لئے کہ ایسا کرنے میں کئی ایک قباحتیں ہیں لیکن میں نے ان سنسنی خیز واقعات کو تاریخ وار درج کرکے اس انتہائی اہم قومی دستاویز کی دو نقلیں پاکستان کے باہر دو مختلف شخصیات کے پاس بطور امانت درج کرادی ہیں اور اس کی اشاعت کب اور کیسے ہو کے متعلق بھی ضروری ہدایات دے دی ہیں۔''

یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکریٹری وزارت خارجہ نے مجھے ڈاکٹر عبدالقدیر کا ذاتی دوست سمجھتے ہوئے سنایا تھا، انہوں نے بتلایا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خان نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا:

''اپنے ایک امریکی دورے کے دوران اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کررہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کردیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لئے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہوجائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا: ''نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا چاہئے'' جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستانی ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا، کہا کہ آپ ہمارے دعویٰ کو نہیں جھٹلا سکتے۔ ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرے میں، میں آپ کو بتاؤں آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا، دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے، میں بھی اٹھ بیٹھا، ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے، میری سمجھ میں

کچھ نہیں آرہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر، ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے کر جارہا ہے اور وہاں جاکر یہ کیا کرنے والا ہے، اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہوگئے، سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا، ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، کمرے کے آخر میں جاکر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک اسٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا: "یہ ہے آپ کا اسلامی بم، اب بولو تم کیا کہتے ہو، کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟ میں نے کہا: میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں، میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے، لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا، میں کچھ نہیں کہہ سکتا، سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کرسکتے۔ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں، آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے، یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے، میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا، میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہورہے تھے، جس میں بقول سی آئی اے کے، اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا، میں نے اپنے دل میں کہا: اچھا! تو یہ بات ہے۔"

ستم ظریفی یہ ہے کہ ہمارے صاحبان اقتدار نے دانستہ طور پر ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی مندرجہ بالا غداریوں اور سازشوں سے مجرمانہ چشم پوشی کی اور ان "خدمات" کے عوض انہیں ۱۹۵۹ء میں ستارۂ امتیاز تمغہ وایوارڈ حسن کارکردگی اور ۱۹۷۹ء میں پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز نشان امتیاز دیا گیا۔

آخر میں ایک اہم بات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وفاقی وزارت تعلیم اسلامی جمہوریہ پاکستان (شعبہ نصاب) کی چٹھی نمبر F-2-4,/2004-AEA (B.S) مورخہ ۱۹/ اپریل ۲۰۰۳ء کے مطابق تمام صوبوں، ریاست آزاد کشمیر اور فیڈرل بورڈ کی نویں جماعت کی (طبیعات) فزکس کی کتاب کے باب اول میں "سائنس کی ترقی میں عالم اسلام اور پاکستانی سائنس دانوں کا حصہ" کے عنوان کے تحت ایک مضمون دیا گیا ہے، جس میں زمانہ قدیم کے اہل علم وفن ابن الہیثم، البیرونی اور الکندی کے ساتھ ساتھ زمانہ حال کے دو پاکستانی سائنس دانوں، محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور نوبل انعام یافتہ قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ (بلوچستان کی دونوں کتابوں میں صرف قادیانی سائنس دان کا ذکر ہے، محسن پاکستان کا نہیں ہے)۔

سائنس دانوں کے مختصر احوال اور کارناموں کے تذکرے سے قبل تعارفی پیراگراف میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اس باب میں ذکر کیے جانے والے تمام سائنس دان مسلمان ہیں۔ پنجاب اور بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کی انگلش اور اردو دونوں کتابوں سے اصل عبارات ملاحظہ فرمائیں:

"Let us see what are the achievements of Muslim scientists as we are concerned with Physics in this book, we shall mention those Muslim and Pakistani scientists who achieve greatness in the field of physics." (P:6,7)

ترجمہ: "ہم چونکہ اس کتاب میں فزکس کا مضمون پڑھ رہے ہیں، اس لئے ہم یہاں مسلمان اور پاکستانی سائنس دانوں کی فزکس کے حوالے سے سائنس کی ترقی میں مسلمانوں کے کردار کے بارے میں پڑھیں گے۔"

اسی طرح قومی نصاب کے مطابق جنرل سائنس (نویں) میں بھی ڈاکٹر عبدالسلام کا تذکرہ بطور مسلمان سائنس دان موجود ہے۔

افسوسناک امر یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت کے تمام مدارس کے بورڈ تنظیم المدارس کے تحت شائع ہونے والی جنرل سائنس کی کتاب جو کہ ثانویہ عامہ میں پڑھائی جاتی ہے، میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا تذکرہ بطور مسلمان سائنس دان کیا گیا ہے۔ (ص:۷۹تا۸۱) جس سے بادی النظر میں یہ تاثر ملتا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

"سادگی اپنوں کی دیکھ، اوروں کی عیاری بھی"

☆☆..................☆☆

مرزا غلام احمد قادیانی کے تیس جھوٹ

حافظ زبیر علی زئی

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور مثیل مسیح ہونے کا اعلان کر کے سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی موت واقع ہونے کا دعویٰ کیا تو مولانا محمد حسین بٹالوی نے ایک فتویٰ مرتب کر کے علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ اس زمانے کے مشہور اہلحدیث اور غیر اہلحدیث علماء نے ۱۸۹۲ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر، دجال اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ اس فتوے پر مولانا سید نذیر حسین دہلوی، مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا محمد بشیر سہسوانی، مولانا ابوالحسن سیالکوٹی، مولانا شمس الحق عظیم آبادی، مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری، مولانا قاضی عبدالاحد خانپوری، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا عبدالجبار عمر پوری، مولانا محمد ابراہیم آروی، مولانا احمد حسن دہلوی، مولانا امام عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالحق غزنوی اور مولانا حافظ محمد لکھوی وغیرہم جلیل القدر اہلحدیث علماء کے دستخط ہیں۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

یہ سب سے پہلا فتویٰ تھا جس میں مرزا اور اس کے پیروکاروں کو کافر اور دین اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ اس فتویٰ کی تفصیلات مولانا محمد حسین بٹالوی کے مرتب کردہ پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور "تحریک ختم نبوت" (مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور) وغیرہ میں درج ہیں۔

اس فتویٰ پر سب سے پہلے سید نذیر حسین محدث دہلوی کے دستخط اور مہر ہے۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

مرزا غلام احمد قادیانی بذات خود لکھتا ہے:

"غرض بانی استفتاء (بٹالوی) صاحب اور اول المکفرین میاں نذیر حسین صاحب ہیں اور باقی سب ان کے پیرو ہیں جو اکثر بٹالوی صاحب کی دلجوئی اور دہلوی صاحب کے حق استاذی کی رعایت سے ان کے قدم پر قدم رکھتے گئے۔" (دافع الوساوس، آئینہ کمالات اسلام، ص:۳۱، روحانی خزائن، ج:۵، ص:۳۱)

مرزا لکھتا ہے:

"اور یاد کرو وہ زمانہ جب کہ ایک ایسا شخص تجھ سے مکر کرے گا جو تیری تکفیر کا بانی ہوگا اور اقرار کے بعد منکر ہو جائے گا (یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی) اور وہ اپنے رفیق کو کہے گا (یعنی مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کو) کہ اے ہامان! میرے لئے آگ بھڑکا یعنی کافر بنانے کے لئے فتویٰ دے۔" (نزول المسیح، ص:۱۵۴، دوسرا نسخہ ص:۱۵۳، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۵۳۰)

مرزا لکھتا ہے:

"اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس کے بعد اول المکفرین بنے بانی تکفیر وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین صاحب دہلوی تھے۔" (تحفہ گولڑویہ ص:۱۲۹، دوسرا نسخہ ص:۵۷، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۲۱۵ حاشیہ تذکرہ طبع دوم ص:۹۱ تحت رقم:۱۱۳)

مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"پینتیسویں پیشگوئی: شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب رسالہ اشاعت السنہ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جس کی گردن پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے اور جس کے آثار بظاہر نہایت ردی اور یاس کی حالت کے ہیں، اس کی نسبت تین مرتبہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی اس حالت ضلالت سے رجوع کرے گا اور پھر خدا اس کی آنکھیں کھولے گا۔" (سراج منیر، ص:۷۸، روحانی خزائن، ج:۱۲، ص:۸۰)

معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے اعتراف کے مطابق، سب سے پہلے اس تکفیر کرنے والے مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی اور مولانا محمد حسین بٹالوی تھے۔ رہا مرزا کا یہ شیطانی الہام کہ بٹالوی صاحب تکفیر سے رجوع کر لیں گے، بالکل جھوٹا اور باطل ثابت ہوا۔ مولانا بٹالوی صاحب اپنی وفات تک دین اسلام پر ثابت قدم رہے اور مرزا و ذریت مرزا کو کافر و مرتد سمجھتے رہے اور اسی طرف قول و فعل سے دعوت دیتے رہے۔

ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری دیوبندی تقلیدی

نے مولانا بٹالوی اور منشی الٰہی بخش کے بارے میں لکھا ہے:

"ان دونوں حضرات نے نہ صرف قبول مرزائیت سے اعراض کیا بلکہ مرزائیت کا بپتسمہ (رنگنا: عیسائیت کی ایک رسم جس میں نومولود بچے کے سر پر مقدس پانی کی چھینٹیں ماری جاتی ہیں اور اس کو عیسائی مان لیا جاتا ہے) لینے کے بجائے الٹا اخیر وقت تک مرزائیت کے جسم پر چرکے لگاتے اور الہامی صاحب کے سینہ مونگ دلتے رہے، تردید مرزائیت مولانا بٹالوی کا تو دن رات کا مشغلہ تھا لیکن منشی الٰہی بخش بھی قادیان شکنی میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔"

(رئیس قادیان، ج:۲، ص:۱۳۳)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک مولانا بٹالویؒ مرزائیت وقادیانیت کے سخت مخالف اور قادیان شکنی میں پیش پیش تھے۔

اس تمہید کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے بے شمار جھوٹوں میں سے تیس جھوٹ باحوالہ پیش خدمت ہیں:

جھوٹ نمبر۱:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہوجانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔" (ازالہ اوہام، ص:۱۷۷، دوسرا نسخہ، ص:۲۵۲، روحانی خزائن، ج:۳، ص:۲۲۷)

تبصرہ:

ایسی کوئی حدیث جس میں آیا ہو کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی، حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے لہٰذا مرزا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

"لا تاتی مائة سنة وعلی الارض نفس منفوسة الیوم"... سو سال نہیں آئیں گے اور زمین پر آج کے دن جتنے متنفس موجود ہیں، ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا.... (صحیح مسلم:۲۵۳۹ واللفظ لہ، المعجم الصغیر للطبرانی، ج:۱، ص:۳۱، دوسرا نسخہ، ص:۱۵)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو اس دن تک جتنے انسان (اور جاندار) پیدا ہوچکے تھے ان میں سے کوئی متنفس بھی سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ دیکھئے مسند احمد (ج:۱، ص:۹۳، ح:۷۱۴ وسندہ حسن) وغیرہ۔

یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی، اگر کوئی کہے کہ سوال تو قیامت کا تھا؟ عرض ہے کہ قیامت کا علم صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات دوسری احادیث میں بیان فرمادی ہے، لہٰذا آپ نے پوچھنے والوں کو ان کی اپنی وفات کا آخری وقت بتادیا۔

جھوٹ نمبر۲:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"اور اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔" (اربعین نمبر۲، ص:۲۹، دوسرا نسخہ ص:۲۳، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۳۷۱)

تبصرہ:

اولیاء کے صیغہ جمع کو چھوڑیئے، کسی ایک سچے ولی اللہ سے بھی یہ دعویٰ ثابت نہیں ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور پنجاب میں ہوگا۔ نیز دیکھئے مرزا کا جھوٹ نمبر۶ مع تبصرہ۔

تنبیہ(۱):

قول راجح میں نبی اور رسول کے سوا کسی کو بھی کشف یا الہام قطعاً نہیں ہوتا جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث میں اشارہ ہے:

"انه قد کان فیما مضی قبلکم من الامم محدثون وانه ان کان فی امتی هذه منهم فانه عمر بن الخطاب۔"

ترجمہ: "یقیناً تم سے قبل سابقہ امتوں میں ایسے لوگ ہوتے تھے، جنہیں الہام ہوتا تھا اور اگر میری اس امت میں کوئی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب (ہوتے)۔" (صحیح بخاری:۳۴۶۹ کتاب احادیث الانبیاء، باب بعد باب حدیث الغار)

اس حدیث میں "ان کان" کے لفظ سے صاف ظاہر ہے کہ امت میں کسی کو بھی کشف والہام نہیں ہوتا۔ رہا صحیح العقیدہ مسلمانوں کے رویائے صالحہ کا مسئلہ تو ان کا وقوع ممکن ہے، لوگوں کے بعض اندازوں اور قیاسات کو کشف والہام کا نام دینا غلط اور باطل ہے۔

تنبیہ(۲):

آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آجانے کے بعد اب قیامت تک نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ختم اور منقطع ہوگیا، اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی پیدا ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔" (سنن ترمذی:۲/۵۳، وقال: صحیح غریب، سندہ صحیح الحاکم علی شرط مسلم ۴/۳۹۱ ووافقہ الذہبی)

ترجمہ: "بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وانا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔" (کتاب السنۃ لابن ابی عاصم:۳۹۱ وسندہ صحیح، کتاب الشریعۃ للآجری ص:۳۷۶، ح:۸۸۳ وسندہ صحیح عمرو بن عبداللہ الحضرمی السیبانی ثقہ والعجلی المعتدل وابن حبان)

ترجمہ: "اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث ہونے والے سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جو بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے، قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثم ینزل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام من السماء" (کشف الاستار عن زوائد البزار ۴/۱۴۲، ح:۳۳۹۶ وسندہ صحیح)

ترجمہ: "پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔"

جھوٹ نمبر۳:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ: "ھذا خلیفۃ اللّٰہ المھدی" اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔" (شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان ص:۴۱، روحانی خزائن ج:۶ ص:۳۳۷)

تبصرہ:

اس قسم کی کوئی حدیث صحیح بخاری میں موجود نہیں ہے۔ یاد رہے کہ نماز پڑھنے اور دوسرے امور میں نبی کو سہو ہوسکتا ہے تاکہ لوگوں کو سہو کا طریقہ معلوم ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشر مخلوق ہیں، معبود نہیں ہیں لیکن روایت بیان کرنے یا حوالہ دینے میں نبی کو قطعاً سہو نہیں ہوتا اور نہ غلطی لگتی ہے۔ نبی غلط حوالہ دیتا ہی نہیں، لہٰذا مرزائیوں قادیانیوں کا نماز میں سہو کی روایات سے استدلال کرنا مردود ہے۔

تنبیہ:

اس مفہوم کی ایک روایت سنن ابن ماجہ (۴۰۸۴) والمستدرک للحاکم (۴/۴۶۳، ۴۶۴، ح:۸۴۳۲، ۴/۵۰۲، ح:۸۵۳۱) اور دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۵۱۵) میں مروی ہے لیکن اس کی سند سفیان ثوری (مدلس) کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لہٰذا اس روایت کو صحیح قرار دینا غلط ہے۔

جھوٹ نمبر۴:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"دیکھو تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے زور سے ہمارے اس بیان کی تصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ "ابوہریرہؓ کے نزدیک یہی معنی ہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ: ابو ہریرہ فہم القرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا" اور میں کہتا ہوں . . ." (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص:۴۱۰، دوسرا نسخہ، ص:۲۳۳، روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۴۱۰)

تبصرہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تفسیر ثنائی یا تفسیر مظہری از ثناء اللہ پانی پتی میں بھی اس قسم کی کوئی بات لکھی ہوئی نہیں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ روایت حدیث میں اعلیٰ درجے کے ثقہ، فہم القرآن کے زبردست ماہر اور درایت میں عظیم الشان مرتبہ رکھتے تھے۔

جھوٹ نمبر۵:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔" (مجموعہ اشتہارات، ج:۳، ص:۲۱۳، نمبر:۲۸۹)

تبصرہ:

ایسی کوئی حدیث کتب احادیث میں قطعاً موجود نہیں ہے کہ وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ اللہ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے، بلکہ اس کے سراسر برعکس صحیح بخاری (۵۷۲۸) وصحیح مسلم (۲۲۱۸) کی حدیث میں آیا ہے کہ اگر تم کسی زمین میں طاعون کے بارے میں سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے علاقے میں طاعون

آ جائے تو اپنے علاقے سے باہر نہ نکلو۔

جھوٹ نمبر۶:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص:۳۵۹، دوسرا نسخہ ۱۸۸، روحانی خزائن، ج:۲۱ ص:۳۵۹)

تبصرہ:

ان الفاظ یا اس مفہوم کی ایک بھی صحیح حدیث روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ نیز دیکھئے مرزا کا جھوٹ نمبر۲ مع تبصرہ۔

جھوٹ نمبر۶:

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''وقد قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی آخر وصایاہ التی توفی بعدھا خذوا بکتاب اللّٰہ واستمسکوا بہ اوصی بکتاب اللّٰہ وھذا الکتاب الذی ھدی اللّٰہ بہ رسولکم فخذوا بہ تھتدوا، ما عندنا شیٔ الا کتاب اللّٰہ فخذوا بکتاب اللّٰہ، حسبکم القرآن، ماکان من شرط لیس فی کتاب اللّٰہ فھو باطل قضاء اللّٰہ احق، حسبنا کتاب اللّٰہ، انظروا صحیح البخاری و مسلم فان ھذہ الاحادیث کلھا موجودۃ فیھما۔'' (حمامۃ البشریٰ ص:۵۵، روحانی خزائن، ج:۷ ص:۲۵۲،۲۵۳)

تبصرہ:

اقول: لا توجد ھذہ الاحادیث فی صحیح البخاری ولا فی صحیح مسلم فالمرزا غلام احمد قادیانی کذب علیھما۔

مرزا نے درج بالا عربی عبارتیں لکھ کر کہا کہ یہ تمام حدیثیں صحیح بخاری و مسلم میں موجود ہیں، حالانکہ یہ دوسری حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم میں موجود نہیں ہیں اور نہ کسی صحیح حدیث میں ان کا وجود ملتا ہے، پس مرزا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر جھوٹ بولا ہے۔

(جاری ہے)

الحاج بھائی واصف منظورؒ کی رحلت

۱۲؍محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق ۸؍دسمبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات، مشہور روحانی شخصیت اور تبلیغی جماعت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، معروف عالمی مبلغ حضرت سعید احمد خانؒ کے معتمد اور سفر وحضر کے ساتھی، پیر طریقت شیخ رضی الدین احمد فخریؒ کے خلیفہ، ہزاروں لوگوں کے مصلح اور شیخ الحاج بھائی واصف منظورؒ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد راہی عالم آخرت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شئ عندہ باجل مسمی۔

بھائی واصف منظورؒ نیکی، تقویٰ طہارت، تزکیہ نفس اور امت کی اصلاح کی فکر میں اپنے اسلاف کی زندہ مثال تھے، آپ کی اصلاح اور تربیت سے لاکھوں لوگ راہ راست پر آگئے، بے نمازی، نمازی بن گئے، گناہوں میں ڈوبے ہوئے، گناہوں سے تائب ہوگئے، من چاہی زندگی گزارنے والے ہر معاملہ میں دین وشریعت کی پابندی کرنے لگ گئے۔

بھائی واصف منظور ۱۹۵۳ء میں کراچی میں پیدا ہوئے اور کراچی میں رہ کر تعلیم حاصل کی اوائل جوانی میں ہی آپ نے مختلف علماء سے اصلاحی تعلق جوڑا، اور ان کے دروس اور بیانات میں شریک ہوا کرتے آپ نے معروف بزرگ پیر طریقت، شیخ رضی الدین احمد فخریؒ سے بیعت کی اور ان کے خلیفۂ مجاز ہوئے۔ جس کے بعد آپ کے دل میں دین پھیلانے کا جذبہ پیدا ہوا اور آپ نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو تبلیغ سے منسلک اور وابستہ کرلیا، پھر ساری زندگی اس کام میں کھپادی۔

آپ نے احسان وسلوک اور تصوف کے سلسلے کو بھی جاری رکھا، اس کے لئے جامع مسجد پی ابرار میں ہر منگل کو آپ کا اصلاحی بیان ہوتا، جس میں آپ کے مریدین، معتقدین اور کاروباری حضرات کے علاوہ مختلف شعبوں سے وابستہ لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوتے آپ اکثر اپنے بیان میں لوگوں کو معاشرتی مسائل کی اصلاح کی طرف متوجہ فرمایا کرتے۔

آپ عرصہ تین سال سے کینسر کی مرض میں مبتلا تھے، بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب میں آپ کا وصال ہوا، آپ کی نماز جنازہ دارالعلوم کراچی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زیدمجدہم کی امامت میں بعد نماز ظہر ادا کی گئی جس میں بلامبالغہ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ بعدازاں سید رضی الدین احمد فخریؒ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وارض عنہ واحشرہ مع الابرار والمقربین۔ آمین

(مولانا محمد اعجاز مصطفی)

خبروں پر ایک نظر

تحریک ختم نبوت کے لئے خواجہ خواجگان مولانا خان محمد قدس سرہ کی خدمات کوخراج تحسین

ٹنڈو آدم ...عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مرکزی امیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کے جانشین مولانا خواجہ خلیل احمد کی آمد کی اطلاع دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم پہنچی تو کارکنوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی، مساجد میں اعلانات کیے گئے اور بلال مسجد ختم نبوت قائداعظم کالونی میں مختصر ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد کرنے کا پروگرام ترتیب دیا گیا، بعد نماز مغرب شبان ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے بڑی تعداد میں ٹنڈو الہیار روڈ بائی پاس پر صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کا بھرپور استقبال کیا اور نعروں کی گونج میں انہیں جلوس کی شکل میں بلال مسجد ختم نبوت پہنچایا گیا جہاں عشاء کی نماز انہوں نے پڑھائی، بعد نماز کانفرنس کا آغاز قاری محمد اقبال کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نے فرمائی۔ صوبائی امیر علامہ احمد میاں حمادی نے سرپرستی اور نگرانی مفتی حفیظ الرحمان رحمانی نے فرمائی۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ پر کسی بھی قسم کا کوئی سمجھوتہ قبول نہیں کیا جاسکتا اس میں کوئی دورائے نہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویدار واجب القتل ہے، اس سے دلیل مانگنا بھی کفر ہے۔ حکومت ختم نبوت کے مسئلے پر سوچ سمجھ کر کوئی بھی اقدام کرے، مسلمان اس مسئلے پر جان تو دے سکتے ہیں لیکن سودے بازی نہیں کریں گے۔ قادیانی بدترین گستاخ رسول ہیں، ان سے ہماری کوئی ذاتی جنگ نہیں وہ آج بھی مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں تو ہمارے بھائی ہیں، لیکن وہ خوب سمجھ لیں کہ جب تک وہ قادیانی مشن پر گامزن ہیں ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرمی نہیں۔ کانفرنس سے مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی نے بھی خطاب کیا جبکہ حافظ محمد زاہد حجازی، جامعہ مدنیہ کے مفتی محمد امان اللہ بلوچ، قاری عبدالرشید ناظم دارالعلوم حسینیہ، مفتی حفیظ الرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن رحمانی، مفتی محمد یعقوب، مولانا حبیب الرحمٰن آرائیں، حاجی غلام قادر کیریو، بھائی محمد حاتم میمن، ڈاکٹر خالد آرائیں، ماسٹر شاہنواز ابڑو، (ر) انسپکٹر محمد اعظم جنجوعہ، منور حسین قریشی، محمد ہاشم بروہی، آدم بروہی، ندیم بروہی، محمد عمیر شیخ، طارق محمود چانگ، محمد محرم علی راجپوت، راشد علی بلوچ، مرید بلوچ سمیت تمام کارکنوں اور راہنماؤں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی عقیدے کے طور پر پاکستان کے مخالف اور اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں، اس لئے وہ کسی بھی طور پر پاکستان کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے، انہیں پاکستان کے اہم عہدوں بالخصوص پاک فوج سے بے دخل کیا جائے۔ آخر میں حضرت اقدس علامہ احمد میاں حمادی صاحب مدظلہ نے سابق قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کی خدمات کوخراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تحریک ختم نبوت کی خاطر لازوال قربانیاں ہیں، وہ فقط اک ولی ہی نہیں ایک نڈر اور بے باک مجاہد بھی تھے، تاحیات تحریک کی قیادت کی اور سینکڑوں میل فقط بسوں پر سفر کرکے ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر تکالیف برداشت کیں اللہ پاک انہیں قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمائیں۔

صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے جوش و جذبہ کو سراہا اور خوشی کا اظہار کیا اور حضرت اقدس خواجہ خان محمدؒ کے مریدین سے تجدید بیعت فرمائی اور دعا فرمائی۔ دعا کے بعد مفتی حفیظ الرحمٰن رحمانی کے جامعہ بنات پر تشریف لے جاکر افتتاحی دعائے خیر فرمائی، اس کے بعد حضرت اقدس کے دیرینہ مرید جناب حاجی غلام قادر کیریو شہدادپور کے گھر تشریف لے گئے۔

توہین رسالت کے مرتکب قادیانی کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے: علماء کا پریس کانفرنس سے خطاب

خوشاب... (محمد اسلم بہاوِلنگری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ عربیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ المعروف میاں بگڑوالی میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مختلف مسالک کے علماء کرام نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں ضلع خوشاب کی جمعیت علماء اسلام (ف) کے سرپرست اعلیٰ قاری سعید احمد اسعد اور چناب نگر سے مجلس کے رہنما مولانا غلام مصطفیٰ بھی شریک ہوئے۔ علماء کرام اور تمام جماعتوں کے سرکردہ حضرات نے ڈی پی او خوشاب کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے بروقت قادیانی رانا جمیل کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا۔ شرکائے کانفرنس نے قاری سعید احمد اسعد، مولانا اظہار الحسن، مولانا مفتی زاہد اور مولانا عبداللہ کا بھی شکریہ ادا کیا کہ ان کی سعیٔ جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ آج ہم سب اس مسئلے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ توہین رسالت کے مرتکب اس قادیانی کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور قرار واقعی سزا دلوائی جائے۔

ماہانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست

کراچی ...(محمد فیضان) ۲۰/ دسمبر ۲۰۱۱ء بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد مکی پاکستان چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک کے زیر اہتمام ماہانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست کا انعقاد ہوا۔ تربیتی نشست کا باقاعدہ آغاز حافظ محمد عامر کی تلاوت سے ہوا، بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے تربیتی نشست کا تعارف کراتے ہوئے سامعین کو اس کی نسبت یاد دلائی اور کہا کہ اس کی نسبت میرے اور آپ کے نبی، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے، آپ کا اس نشست میں شرکت کرنا دنیا و آخرت میں نفع سے خالی نہیں۔ قاضی صاحب نے آیت "من یرتد منکم عن دینہ" کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ "مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرماتے ہیں کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے جلسے سے شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات کے اولین مصداق تحفظ ختم نبوت کے مجاہد اول، خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور آج کے دور میں ان آیات کے مصداق امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء ہیں۔" قاضی صاحب نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ نے کہا تھا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جیل جانا تو کیا اگر اس راستے میں سر کٹانے کی نوبت بھی آئے تو میں اسے اپنے لئے سعادت سمجھوں گا۔ سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے مولانا قاضی صاحب نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتویٰ موجود ہے کہ جس مسلمان نے قادیانی کو پہچانتے ہوئے اسے سلام کیا یا یہ کہا کہ قادیانی مسلمانوں سے اچھے ہیں تو ایسا شخص کافر ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں خزانہ ہوگا وہیں ڈاکا پڑے گا اور جہاں ایمان ہوگا وہیں ایمان کے ڈاکو بھی آئیں گے۔ قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دیتے ہوئے قاضی صاحب نے کہا کہ ہر مسلمان قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرے۔ پروگرام کا اختتام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفی کی پرسوز دعا سے ہوا۔ پروگرام میں بھائی مستقیم احمد، مفتی اسرار احمد شریفی، مولانا تاج فراز، مولانا عبدالشکور اور دوسرے کئی مقامی علماء کرام کے علاوہ اہل محلہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

ضلع ٹوبہ میں فتنۂ گوہر شاہی کا تعاقب

ٹوبہ ٹیک سنگھ ...۱۵، ۱۶/ دسمبر ۲۰۱۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع ٹوبہ کے مختلف مقامات پر دور جدید کا مسیلمہ کذاب اور فتنۂ گوہر شاہی کے عنوان سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا محمد ضیب احمد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ ٹوبہ کے گوہر شاہی کے پیروکاروں نے یہ پروگرام روکنے اور رکوانے کی سر توڑ کوشش کی، مساجد کے ائمہ حضرات و انتظامیہ کو ڈرایا، دھمکایا۔ بالآخر ڈی پی او ضلع ٹوبہ کے پاس پہنچے۔ ڈی پی او صاحب نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ممبر امن کمیٹی و خطیب بلال مسجد غلہ منڈی کو بلوالیا، مولانا نے بڑے دلائل اور وضاحت کے ساتھ گوہر شاہی کا عقیدہ بتلایا اور اپنے مدبرانہ انداز میں فرمایا کہ ان کے عقائد و کفریات مجھ سے سننے کی بجائے آپ مکتب بریلوی اور اہلحدیث حضرات سے پوچھ لیں ان کی جو رائے اور خیال ہو، اس کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ڈی پی او نے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی۔

۱۵/ دسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء چک نمبر ۳۱۵-ر ب کالا پہاڑ میں قاری عبدالرشید، مولانا نوید کی محنت وکوشش اور بھائی شفیق کی معاونت سے ایک شاندار پروگرام ہوا، تلاوت کلام پاک اور حمد و نعت کے بعد مولانا ضیب نے گوہر شاہی کے کفریہ عقائد ونظریات گوہر شاہیوں کی کتب سے مدلل گفتگو کی، اس کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا اس موضوع پر نہایت مفصل اور ناصحانہ خطاب ہوا۔

۱۶/ دسمبر بروز جمعہ صبح کے وقت قادری مسجد محلہ اسلام پورہ میں مولانا مجیب الرحمٰن لدھیانوی، چوہدری عبدالغفور و دیگر احباب کے اصرار پر مولانا شجاع آبادی نے درس قرآن دیا، عقیدۂ ختم نبوت اور رد مرزائیت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ مولانا ضیب احمد نے فیروزی مسجد اسلام پورہ میں فتنۂ گوہر شاہی کا بھرپور تعاقب کیا۔

مولانا سید مطیع الرحمٰن عباسی اور مولانا سید ریحان احمد عباسی کی پُرخلوص دعوت پر مولانا شجاع آبادی نے ایک بجے تک مرکزی جامع مسجد تالاب بازار ٹوبہ میں خطاب کیا۔ مولانا مدظلہ نے بلال مسجد اندرون غلہ منڈی میں صاحبزادہ سعداللہ سعدی، بھائی عبیداللہ لدھیانوی کی برکت ومحنت سے تفصیلی اور مدلل خطاب کیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے پھر ایک مرتبہ ضلع ٹوبہ کی تمام مساجد میں فتنۂ گوہر شاہی کے خلاف آواز نے گوہر شاہیوں کی نیندیں اچاٹ کردیں۔

قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

فیصلہ عدالت جیمس آباد

قسط نمبر۴

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

(فیصلہ شیخ محمد رفیق گوریجہ) مرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے دعویدار ہیں۔

مسماۃ لمۃ الہادی دختر سردار خان مدعیہ بنام حکیم نذیر احمد برق مدعا علیہ

مقدمہ برائے تنسیخ نکاح

مسماۃ لمۃ الہادی کا نکاح اس کے باپ سردار خان نے جب کہ اس کی عمر بمشکل ساڑھے چودہ برس تھی محمڈن لاء کے تحت حکیم نذیر احمد برق قادیانی جو خود بھی مدعی نبوت ہے، جس کی عمر ساٹھ سال کی تھی، سے کر دیا۔ ان کے درمیان مذہبی اختلافات کے علاوہ مدعا علیہ اور مدعیہ کے بھائی میں فوجداری مقدمہ بازی بھی ہوتی رہی ہے، اور یہ کہ مدعیہ اس شادی کے نتیجہ میں مدعا علیہ کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی۔ اور یہ کہ مدعا علیہ نے دو سال سے زائد عرصہ تک مدعیہ کو خرچ وغیرہ بھی نہیں دیا اور یہ کہ مدعیہ اب سن بلوغت کو پہنچ چکی ہے۔ لہٰذا مدعیہ اور مدعا علیہ کے درمیان شادی غیر قانونی اور ناجائز ہے۔ مدعا علیہ نے اس مقدمہ کی سماعت کی مخالفت مختلف وجوہ کی بنا پر کی۔

فیصلہ کا متن طویل ہے، ہم اختصار کے ساتھ چند نکات کا تذکرہ کریں گے:

قادیانی مسئلہ میں فاضل عدالت کا فیصلہ اتنا واضح ہے کہ اس پر کسی اضافہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ یہ فیصلہ جو قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اجماع امت کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ پوری ملت اسلامیہ کے جذبات کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی ہے۔ اس فیصلہ کا اطلاق جس طرح قادیانی پارٹی پر ہوتا ہے، ٹھیک اسی طرح لاہوری پارٹی کے موقف کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

فاضل جج کے فیصلہ پر شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: فاضل جج نے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور اجماع امت سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروؤں کے جو عقائد و نظریات ان ہی کے لٹریچر سے پیش کئے ہیں، ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے: ۱:... مرزا غلام احمد نے ختم نبوت کے اسلامی عقیدہ سے انحراف کیا ہے۔ ۲:... اس نے بہت سے مقامات پر نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ۳:... اس نے بہت سی ان آیات کو جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے خود اپنی ذات پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ۴:... اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ۵:... اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب پر طعن کیا ہے اور ان کی دادیوں اور نانیوں کے خلاف ناشائستہ زبان استعمال کی ہے۔ ۶:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے بارے میں توہین آمیز کلمات کہے ہیں۔ ۷:... نزول وحی کا دعویٰ کیا ہے۔ ۸:... اس نے قرآن مجید کی آیات کو دیدہ و دانستہ مسخ کیا ہے۔ ۹:... اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے اسلامی عقیدے کا انکار کیا ہے اور اس کی من مانی تاویلیں کی ہیں۔ ۱۰:... اس نے تمام مسلمانوں کو جو اس پر ایمان نہیں لائے، کافر قرار دیا ہے۔ ۱۱:... اس نے اپنے پیروؤں کو مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکا ہے۔ ۱۲:... اس نے مرزائیوں کو مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ ۱۳:... اس نے مرزائیوں کو منع کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے نکاح میں اپنی بیٹیاں نہ دیں، کیونکہ وہ کافر ہیں۔ ۱۴:... اس نے ایک خواب کے حوالے سے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور آسمانوں کی تخلیق کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ ۱۵:... مرزائیوں نے الفضل (۱۷/ جولائی ۱۹۲۲ء) میں دعویٰ کیا ہے: ''ہر شخص بڑے سے بڑا رتبہ پاسکتا ہے، حتیٰ کہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔'' ۱۶:... مرزائیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا وہی رتبہ ہے جو صحابہؓ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تھا۔ ۱۷:... مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت پر ظل اور بروز کا پردہ ڈالا ہے اور یہ بقول علامہ اقبالؒ مجوسیوں کا عقیدہ ہے۔ ۱۸:... اس نے تنسیخ جہاد کا دعویٰ کیا ہے۔

فاضل جج نے مرزائی لٹریچر کے ان اقتباسات سے جو ''مشت نمونہ از خروارے'' کا مصداق ہیں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد اور اس کے پیروؤں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

فاضل جج نے اس سلسلہ میں جو ریمارکس دیئے ہیں، ان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

''قرآن پاک اور رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشادات کے بعد یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ مدعا علیہ نے خود کو (نعوذ باللہ) پیغمبروں کی صف میں کھڑا کردیا ہے اور اس کے ممدوح مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی پیغمبر نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔"

ایک اور جگہ پر لکھا:

"لیگل اتھارٹی کے پورے احترام کے ساتھ میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نہ صرف یہ کہ نظریاتی اختلاف موجود ہے بلکہ ان میں عقیدے اور اعلان نبوت کے بارے میں بھی اختلافات ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول قرآن پاک کی آیات کو مسخ کرنا میرے رائے میں کسی شخص کو بھی مرتد قرار دینے کے لئے کافی ہیں۔

پیغمبران کرام کے بارے میں غیر شائستہ زبان کا استعمال ہی کسی کے ارتداد کے رجحان کی غمازی کرنے کے لئے کافی ہے۔"

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ زیر نظر مقدمے میں فریقین کے درمیان شادی اسلام میں قطعی ناپسندیدہ ہے اور قرآن پاک اور حدیث کی تعلیمات کے یکسر منافی ہے کیونکہ فریقین نہ صرف یہ کہ مختلف نظریات کے حامل ہیں بلکہ ان کے عقائد بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اور یہ بات اس رشتے کے لئے سم قاتل کا درجہ رکھتی ہے.... ایک مسلمان عورت اور غیر مسلم مرد کا نکاح اسلام کی نظر میں غیر موثر ہے۔ اندریں حالات میں یہ قرار دیتا ہوں کہ اس مقدمے کے فریقین کی درمیان شادی اسلامی شادی نہیں ہے بلکہ یہ سترہ سال کی ایک مسلمان لڑکی کے ساتھ ساٹھ سال کے ایک غیر مسلم (مرتد) کی شادی ہے۔ لہٰذا یہ شادی غیر قانونی اور غیر موثر ہے۔ مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے کی شادی مدعا علیہ کے ساتھ جس نے شادی کے وقت خود اپنا قادیانی ہونا تسلیم کیا ہے اور اس طرح جو غیر مسلم قرار پایا ہے غیر موثر ہے اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ مدعیہ اسلامی تعلیمات کے مطابق مدعا علیہ کی بیوی نہیں۔ تنسیخ نکاح کے بارے میں مدعیہ کے درخواست کا فیصلہ اس کے حق میں کیا جاتا ہے اور مدعا علیہ کو ممانعت کی جاتی ہے کہ وہ مدعیہ کو اپنی بیوی قرار نہ دے مدعیہ اس مقدمے کے اخراجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔ فیصلے کے اختتام سے پہلے مدعیہ کے فاضل وکیل کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے متعدد کتابوں کے ذریعہ میری بے حد مدد کی۔

یہ فیصلہ ۱۳/ جولائی ..... کو شیخ محمد رفیق گوریجہ کے جانشین جناب قیصر احمد حمیدی نے جو ان کی جگہ جیمس آباد کے سول اور فیملی جج مقرر ہوئے پس کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا۔ (منقول از فیصلہ جیمس آباد: مطبوعہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

(جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد ومدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقات جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا
عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا
صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486, 061-4583486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ